بحر الفضل

مولف

غلامِ علی

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان (رجسٹرڈ)

بَحر الفضل

مولف

غلامِ علی

Contact: 03453028750

Email : ghulameali110@yahoo.com

Website www.behrulfazl.webs.com

facebook.com/ghulameali

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان رجسٹرڈ

علی ولی اللہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمام دنیا کے دریا سیاہی بن جایں اور درخت قلم ہو جایں اور جن و انس لکھنے اور حساب کرنے والے ہوں۔ تب بھی علی بن ابی طالبؑ کے فضایل کا اعتراف کا احصا نہیں کر سکتے۔

پیش لفظ

تمام تعریفیں اس خالق حقیقی کے لیے جس کے قبضۂ قدرت میں تمام عالمین کی جان ہے۔ جو رب الارباب ہے مسبب الاسباب ہے جو غفور و رحیم ہے جو رب العالمین ہے۔ اور جس نے اپنے خطبۃ البیان میں فرمایا میں ہی مارتا ہوں میں زندہ کرتا ہوں میں ہی مخلوق کو رزق دینے والا ہوں، میں نے ہی کائناتوں کو خلق کیا میں ہی سورج اور چاند کو وجود میں لانے والا ہوں میں نے ہی دریاؤں اور سمندروں کو جاری کیا میں ہی آسمانوں کو کھڑا کرنے والا ہوں۔ میں نے ہی ملائکہ کو خلق کیا میں ہی تمام نبیوں کو مبعوث کرنے والا ہوں میں صاحب طوروں میں کتاب مسطوروں میں لوح محفوظ ہوں میں ہی صاحب روز قیامت ہوں۔۔ میں ہوں علی مرتضیٰؑ میں ہی ہوں محمد مصطفیٰ میں ہی غفور و رحیم ہوں۔۔

اور لعنت ہو ان تمام اشخاص پر جنہوں نے کسی بھی دور میں حق معصومینؑ غصب کیا ہو۔ لعنت ہو تمام دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ پر۔ لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر۔ لعنت ہو عمر و ابوبکر و عثمان پر لعنت ہو معاویہ و یزید اور تمام آل سفیان پر لعنت ہو بنی امیہ اور بنی عباس کے تمام ملاعین حکمرانوں پر۔ لعنت ہو آج کے دور کے یزیدوں پر۔ لعنت ہو تمام آل سعود پر۔ لعنت ہو سعودی عرب کے پالے ہوئے آمروں پر۔ لعنت ہو ہر ملا مفتی اور مولوی پر۔ لعنت ہو دہشت گرد مسلمانوں کی تمام مساجد و مدارس پر جو اس وقت دہشت گردی کا مرکز ہیں اور دنیا بھر میں ہونے والے ظلم اور بربریت کا محور ہیں۔۔۔ اور سب سے زیادہ لعنت ہو ہر خود ساختہ جعلی مجتہد اور مجتہدوں کے تمام جاہل مقلدوں پر۔ لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو اپنی نماز، اذان، کلمہ یا کسی بھی عبادت میں علی ولی اللہ کی گواہی نہیں دیتا۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو دشمن عزاداری و دشمن حسینؑ ہے۔ لعنت ہو ان تمام افراد پر جو معصومینؑ کو چھوڑ کر غیر معصوم کی تقلید کرتے ہیں۔ لعنت ہو بالخصوص نجفی، خامنہ ای، سیستانی سمیت تمام خود ساختہ مولویوں پر جو منکران ولایت علیؑ اور دشمن عزاداری ہیں۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو دشمنان معصومینؑ پر تبرا نہیں کرتا یا دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرنے سے روکتا ہے۔ لعنت ہو ہر اس فرد پر جو معصومینؑ کے حق پر ڈاکہ ڈالتے ہوئے صرف معصومینؑ کے لیے مخصوص القاب اور مناقب کو اپنے لیے استعمال کرتا ہے اور خود کو آیت اللہ، امام، رہبر یا ولی امر کہلواتا ہے۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو تمام ظالمین، منافقین، ناصبین اور غاصبین پر۔۔۔

بے شمار و بے حساب درود و سلام محمدؐ و آل محمدؐ پر

مودت معصومینؑ کے پہلے اور دوسرے ایڈیشن کے بعد بفضل خدا میری تیسری کاوش آپ کے ہاتھ میں بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں حاضر ہے۔ مودت معصومینؑ میں ہم نے کوشش کی تھی کہ ان بنیادی عقائد شیعہ پر روشنی ڈالی جائے جن عقائد کو ہماری نوجوان نسل سے مقصر مولوی چھپاتا ہے۔ مودت معصومینؑ میں ہم نے ولایت علیؑ، حرمت معصومینؑ، معرفت اللہ، اہمیت عزاداری، تبرا بر دشمنان معصومینؑ اور علمائے سو کی نشاندہی کو موضوع بنایا تھا۔ اب بفضل خدا ہم نے کوشش کی ہے کہ ان فضائل معصومینؑ کو سامنے لایا جائے جو خود معصومینؑ، اصحاب معصومینؑ یا اولیاء اللہ نے بیان کیے ہیں اور منکر، مقصر و منافق مولوی ان فضائل کو چھپانے یا گھٹانے میں مصروف ہیں۔ جس دور میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اس دور میں علم بہت غریب ہے۔ مسلسل علم پر ظلم ڈھائے جا رہے ہیں اور سب سے زیادہ مظالم کتب علم جعفریہ پر ڈھائے گے ہیں۔ آج عالم یہ ہے کہ متقدمین شیعہ کتب ہمارے ملک میں چھپتی نہیں ہیں اگر مل جائیں تو ان کے ترجمے دستیاب نہیں ہوتے اور اگر ترجمہ ہو جائے تو ترجمہ کرنے والے

مقصر ہیں ان کتب میں تحاریف کی بھرمار کر چکے ہوتے ہیں۔ آج اگر ہمارا نوجوان اپنے دین کا مطالعہ کرنا چاہے یا فضائل و مناقب معصومینؑ سے روشناس ہونا چاہے تو کوئی ذریعہ دستیاب نہیں ہوتا۔ اس لیے اس بار ہم نے فیصلہ کیا کہ ان فضائل محمدؐ و آل محمدؐ کو مومنین کے سامنے لایا جائے جو متقدمین کتب مذہب جعفریہ سے حاصل کیے گئے ہیں۔ اور قدامت پرست ملاں کو اپنی خیانت کا کھٹکا لگا رہا ہے۔۔۔

ہماری ملت کو طرح طرح کے ناسب دین فروشوں نے اپنے شکنجے میں جکڑا ہوا ہے۔ دین فروشوں کا ایک گروہ وہ ہے جو ہر TYRE کہلانے والے بد نسل اور بد بخت مقصر مولویوں پر مشتمل ہے جن کو ایرانی حکومت کی طرف سے فنڈنگ ہوتی ہے اور اس فنڈنگ کے نتیجے میں یہ مولوی ہمارے دین میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں اور ہماری نوجوان نسل کو

بنیادی عقائد شیعہ سے دور کر کے ملا پرستی کی طرف راغب کرتے ہیں۔ اور دین فروشوں کا دوسرا گروہ ان خود ساختہ علماء اور ذاکروں کا ہے جنہوں نے پیسے کو دین

بنایا ہے اور تجارت خونِ مولا حسینؑ کو بھی ذریعہ سمجھ لیا ہے۔ مولا امام زین العابدینؑ نے فرمایا جو کوئی بھی میرے بابا کے ذکر کو دولت میں تولتا ہے وہ دشمن ہے۔ ۔۔۔مگر صد افسوس آج کے دور کے یہ نام نہاد علماء اور ذاکرین صرف ذکرِ مولا حسینؑ کو پیسوں میں تولتے ہیں بلکہ اپنی بڑی بڑی بولیاں بھی لگواتے ہیں۔ عقیدے کے حامل ہونے کے دعویدار علماء بھی پیسے کی پرستش میں مصروف ہیں اور فضائل مولاؑ کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہے۔ ایسے ہی علماء سو کی نسبت میں مولا امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ایسا عالم اس کتے جیسا ہے جو مال و دولت سے پیار رکھتا ہو۔ کیونکہ جو دولت کے بدلے دین بیچے وہ عالم نہیں ہوتا نہ ہی ایسے شخص کا کوئی عقیدہ ہوتا ہے۔ ایسے افراد کا دین مذہب عقیدہ صرف اور صرف پیسہ ہوتا ہے۔۔۔۔ بلکہ وہ شخص عالم یا ذاکر ہو ہی نہیں سکتا جسے خریدا جائے۔ مگر افسوس ہمارے یہاں گلے گلے پر بکنے والے ایسے لوگوں کو عالم کہا جاتا ہے جو ٹکے ٹکے کی شکل میں دین اور ذکرِ حسینؑ بیچتے ہیں۔ محرم میں مجلس پڑھنے کے پیکج کے الگ ریٹ طے کیے جاتے ہیں تو صفر میں مجالس پڑھنے کی مختلف پیکج ڈیل کی جاتی ہے اور رمضان میں خطابت کے الگ ریٹ مقرر ہوتے ہیں۔ خونِ حسینؑ میں اپنے سودے طے کرتے ہوئے ان بدبختوں کو بالکل شرم نہیں آتی۔۔ اگر انہیں شرم نہیں آتی تو کم از کم ایمان والوں کو خیال کرنا چاہیے کہ وہ اس قسم کے کاروبار سے دور رہیں جس میں دین کا بیوپار اور خونِ حسینؑ کی تجارت ہوتی ہو۔ بلکہ اس بیوپار اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی محافل سے معصومینؑ راضی نہیں ہوتے۔ پاک بی بی بتولؑ کا دل خون کے آنسو روتا ہوگا جب یہ نام نہاد ذاکر اور علماء ان کے لختِ جگر کا ذکر کرنے کے لیے پیسوں کی ڈیلنگ اور بھاؤ تاؤ کرتے ہوں گے۔ اللہ کی لعنت ہو اس بیوپار میں شریک ہر شخص پر۔ اسی بیوپار اور تجارت سے بچنے کے لیے میں اپنی تمام تر تصانیف کی کوئی قیمت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کی اشاعت میں کسی بھی شخص کی مالی مدد لیتا ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ میں بغیر کسی سے ڈکٹیشن لیے بلا خوف و خطر اپنے عقیدے اور مذہب کا پرچار کرپاتا ہوں ۔اگر میں بھی زرخرید ہوتا تو دین حق کا پرچار نہ کرپاتا اور منافق بن بیٹھتا۔ میری پچھلی کتب مودتِ معصومینؑ نے ہر رنگ و نسل کے مقصر، منکر اور منافق کی زندگی میں بھونچال سا برپا کر دیا تھا۔ اور تمام منکرین، مقصرین اور منافقین اپنے شجروں کی کھوئی ہوئی کڑیاں تلاش کرنے میں مصروف ہو گئے تھے۔ مگر صد تلاش کے بعد بھی مقصرین اپنے شجروں کی حقیقت جاننے سے قاصر رہتے ہیں اور یہ مسئلہ صرف پچھلے دور کے مقصرین ہی کو درپیش نہیں ہے بلکہ بلند ترین درجے کے منکر مقصر اور منافق بھی اپنے حقیقی شجروں سے لاعلم اور حقیقی ولدیت سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ اس کا واضح ثبوت بلند پایہ ترین مقصرین خمینی، خامنہ ای اور سیستانی کا متعدد ولدیتوں کا حامل ہونا ہے۔ ایران اور نجف کے جید علمائے حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اپنے دلوں میں معصومینؑ سے بغض اور دشمنی رکھنے والے خمینی، خامنہ ای اور سیستانی کے شجرے مشکوک نوعیت کے حامل ہیں اور تاریخ میں ان افراد کے کئی باپوں کا ذکر ملتا ہے۔ آقا سید علی اصفہانی نے اپنی کتاب مسند نشینانِ فارس میں خمینی صاحب کے چار باپوں پر تفصیلی بحث کی ہے اور وہ اپنی تمام تر تحقیق کے بعد بھی یہ بیان نہ پائے کہ خمینی صاحب کے حقیقی والد کون تھے۔ کیونکہ خمینی کا کشمیر میں موجود شجرہ ان کی الگ ولدیت بتاتا ہے۔ ایران میں وہ کسی اور ولدیت سے مشہور رہے اور خود ساختہ امام اور آیت اللہ بن جانے کے بعد کسی تیسرے کو اپنا باپ کہلواتے رہے۔ یہاں تک کہ ایک یہودی کا نام بھی خمینی صاحب کی لاتعداد ولدیتوں میں ملتا ہے۔ اللہ جانے یہ لوگ کس کس کے گناہوں کی نشانی ہوتے ہیں۔ شجروں کا سنگین مسئلہ صرف خمینی، خامنہ ای یا سیستانی کے ساتھ ہی درپیش نہیں ہے بلکہ ہر معصومؑ دشمن کو اسی قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جیسے کہ سعودی عرب کے بادشاہوں کا کوئی حقیقی شجرہ موجود نہیں رکھتا اور تمام عرب کے بدو شیخ اپنی صحیح ولدیت کے حوالے سے کنفیوژن کا شکار ہیں۔ ویسے ہی پاکستان کے ملا، مفتی اور مولوی بھی اپنی حقیقی ولدیت اور اصلی شجروں سے لاعلم ہوتے ہیں۔ ایسے نسل حرام مولویوں میں سرفہرست تقی زادہ عثمانی، اسلم طارق، احمد رضا بریلوی، قاضی حسین، فضل الرحمن، ساجد نقوی ہیں ان سب نے اپنے دلوں میں محمدؐ و آل محمدؑ سے بغض اور عداوت رکھی اور حرامیوں کی فہرست میں شامل ہو گئے۔ اب یہ سب اپنے حقیقی باپ کی تلاش میں مصروف ہیں مگر کوئی سراغ نہیں مل پارہا ان کے ہر سوال پر قدرت کی طرف سے بس ایک جواب موصول ہوتا ہے کہ ولدیت نامعلوم۔۔۔ اور اگر مسلمانوں کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو ہر علیؑ دشمن کا شجرہ مشکوک ہی پایا گیا ہے۔ جس نے بھی علیؑ سے دشمنی رکھی وہ ایک باپ کی اولاد ہرگز نہ رہا۔ جیسے کہ عمر جس کو ابن خطاب کہہ تو دیا جاتا ہے مگر۔۔۔ دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے کے مترادف۔۔۔ ان کے ساتھ بھی عجیب معاملہ درپیش رہے ہیں۔ عمر کے خاندان و تمام کے شجرے مختلف نوعیت کی ولدیتیں مسلمانوں کی کتب میں تحریری انداز میں موجود ہیں۔ یہی حال باقی بانیوں مگر عثمان کا ہے وہاں بھی ولدیت کے سنگین مسائل درپیش رہے ہیں۔ اور آج بھی مسلمان اپنے ان پیشواؤں کی حقیقی ولدیتوں اور جائے پیدائش کا تعین نہیں کرپائے ہیں۔۔۔ بنی امیہ اور بنی عباس کے بادشاہ و حکمرانوں کے ساتھ بھی یہی مسئلہ درپیش رہا تاریخ میں بنی امیہ سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے کم از کم چار اور زیادہ سے زیادہ بارہ باپوں کا نام آتا ہے۔ تو ثابت یہ ہوا کہ جو بھی علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے علیؑ کے فضائل کا انکار کرتا ہے جو بھی مولاؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرتا اس کا کچھ پتہ نہیں ہوتا شجرہ ہر مشکوک ہو جاتا ہے۔ منکر، مقصر اور منافق کو ان کا حقیقی باپ نہیں ملتا اور یہ باپ بدلنے کا نام ہی

ہوتا ہے جو خامنہ ای کو ولایت علیؑ اور عزاداری مولا حسینؑ کے خلاف فتوے دینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یہ باپ بدلنے کا کام ہی ہوتا ہے جو سیستانی کو یہ کہنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ علیؑ کا نام لینا اذان میں غیر ضروری ہے۔ یہ باپ بدلنے کا کام ہی ہوتا ہے جو شیخی حرامی کو خود ساختہ امام بننے پر مجبور کر دیتا ہے۔ حقیقی باپ بدلنے کا کام ہی ہوتا ہے جو ایک نجس انسان کو حق معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یا اصلی باپ کی تلاش ہی ہوتی ہے جس میں ملا کا بیٹا کرفر دہ مسلمان دہشت گرد عزائے حسینؑ کے ماتمی جلوسوں پر خود کش بمباری کرتے ہیں۔ آخر باپ بدلنے کا کام ہی انسان کو اس طرح مجبور کر سکتا ہے۔ اگر ان سب ملاں کے حقیقی باپ کے بارے میں ذرا بھی علم ہوتا اور اپنے حلالی ہونے پر ذرا بھی یقین ہوتا تو یہ کبھی بھی معصومینؑ اور ان کے چاہنے والوں سے دشمنی مول نہ لیتے۔

میری ان سب باتوں کی تصدیق میں سرور رسول اللہ کا یہ فرمان موجود ہے کہ اے علیؑ جو بھی تم سے دشمنی رکھے گا جو بھی تم سے بغض رکھے گا جو کوئی بھی مقام پر تمہارا انکار کرے گا اس کی ولدیت مشکوک ہوگی وہ ولدِ حیض ہوگا یا ولد الزنا ہوگا اس کی ماں خطا کار ہوگی وہ نسلاً حرامی ہوگا۔۔۔ رسول اعظمؐ کے اس فرمان کی روشنی میں ہم حق بجانب ہیں اس شخص کو حرامی کہنے پر جو منکر ولایت علیؑ ہے۔ ہم ہر اس شخص کو حرامی ماننے پر حق بجانب ہیں جو اپنی نماز میں علی ولی اللہ کی گواہی نہیں دیتا۔ ہم حق بجانب ہیں خامنہ ای شیخی اور سیستانی جیسے مقصروں کو حرامی کہنے پر کیونکہ یہ منکران ولایت علیؑ بھی ہیں اور دشمن عزاداری حسینؑ بھی ہیں۔

مگر ہاں!!! ان میں سے ایک کو تلاش بسیار کے بعد اپنے اصلی باپ مل گئے ہیں۔ وہ خوش نصیب جس کو اپنی ولدیت کے بارے میں ذرا علم ہوا ہے وہ خامنہ ای ہے۔ اس بات کا انکشاف خامنہ ای صاحب نے حال ہی میں اپنے اصلی باپوں عمر ابوبکر عثمان معاویہ کی حمایت میں جاری کردہ فتوے میں کیا ہے۔ خامنہ ای کا کہنا ہے شیعہ عمر بکر عثمان و معاویہ پر تبرا نہ کریں اور جو بھی ان پر تبرا کرے گا وہ شیعہ نہیں رہے گا۔ وہ خامنہ ای صاحب نے اپنے اصلی باپوں کی خاطر شیعوں کو اپنے بنیادی مذہبی فریضے تبرا سے ہی روک دیا جو فروع دین ہے۔ جبکہ ہر شیعہ پر واجب ہے کہ وہ دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرے۔

مگر سوچنے والی بات یہ ہے کہ آخر خامنہ ای کو ایک دم ایسی کیا ہنگامی صورت پیش آگئی جو انہوں نے ایسا فتوا جاری کیا؟ صاف ظاہر ہے حقیقی باپ کے متلاشی خامنہ ای کو ان چاروں میں کوئی حقیقی باپ مل گیا ہے۔ مگر یہاں ایک مسئلہ در پیش ہے۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ اب خامنہ ای صاحب کو کیا کہہ کر مخاطب کیا جائے؟ خامنہ ای بن عمر؟ خامنہ ای بن عثمان؟ خامنہ ای بن ابوبکر؟ خامنہ ای بن معاویہ؟؟؟ ہماری خامنہ ای صاحب سے گزارش ہے کہ اپنی کسی تجریہ توضیح المسائل میں اس سنگین مسئلہ کی بھی وضاحت کر دیں تاکہ مقلدوں کو اپنے مذہبی رہبر کو مخاطب کرتے ہوئے دقت پیش نہ آئے۔ تحریر ختم۔ یہ کہ میں صرف حلال زادوں کے لیے لکھتا ہوں اور انہی سے مخاطب ہوتا ہوں۔ جو افراد فضائل معصومینؑ پر شک کرتے ہیں یا ولایت علیؑ کے منکر ہیں میں ان کے لیے نہیں لکھتا نہ ہی ان سے مخاطب ہوتا ہوں۔ جس کسی کو بھی فضائل معصومینؑ پر شک ہو یا احادیث معصومینؑ کا انکار کرنے کی بیماری رکھتا ہو وہ از راہِ مہربانی میری تصانیف سے دور رہے۔ امام علی رضاؑ کا فرمان ہے کہ جو ہماری احادیث کا انکار کرتا ہے یا ان پر شک کرتا ہے وہ بدترین کافر سے بھی بدتر ہے اور شیطان کا آلہ کار ہے۔۔۔ اب میں کافروں یا شیطانی قوتوں سے تو مخاطب ہو نہیں سکتا اس لیے بہتر ہے کہ تمام منکر مقصر اور منافق میری لکھی کتب سے دور رہیں۔ اور فضائل معصومینؑ پر شک کرنے سے بہتر ہے اپنی ولدیت پر شک کریں۔ اگر انکار ہی کرنا ہے تو احادیث معصومینؑ کا انکار کرنے کے بجائے اس شخص کا انکار کریں جس کو آج تک باپ کہتے اور مانتے آئے ہیں۔ اور جن کو فضائل معصومینؑ پر مشتمل احادیث کو ضعیف کہنے کی بیماری ہے وہ پہلے اپنے شجروں کی مضبوطی ثابت کریں پھر ضعیف اور صحیح کی بحث شروع کریں۔ میں نے اپنا عقیدہ بارگاہ معصومینؑ میں پیش کر دیا ہے۔ جس حلالی کو پسند آئے وہ اپنے شجرے کی پاکیزگی پر فخر کرے اور اگر کسی حرامی کو میری کتاب پڑھ کر موت آتی ہے تو آ جائے کوئی مقصر ہی کم ہوگا میں جل کر جہنم واصل ہوتا ہے تو ہو جائے۔ اور اگر کوئی منکر مقصر یا منافق اپنے حرامی رہبروں خامنہ ای شیخی یا سیستانی کی طرح پاگل کتے میں تبدیل ہو کر بھونکنا چاہتا ہے تو بھونکتا رہے۔ کیونکہ منکران ولایت علیؑ اور دشمنان معصومینؑ کا کام ہی یہی ہے۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا میں کسی نجس انسان کو جواب دہ نہیں ہوں میرا کام صرف پیغام معصومینؑ پہنچانا ہے

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جو بھی ہماری ولایت کے خلاف زبان درازی کرتا ہے اس کی مثال بھونکنے والے پاگل کتے جیسی ہے۔

ناشر تبرا **غلام علی**

شانِ محمدی

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم رسول اللہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جل جلالہ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا: محمدؐ کے درجات کا ادراک میرے سوا پوری کائنات میں کسی کو نہیں ہے۔ دنیا محمدی حقیقتوں سے ناواقف ہے۔ اگر دنیا کو ذرا بھی حقیقت محمدؐ کا ادراک ہو جاتا تو شب و روز محمدؐ کے سامنے سجدہ ریز رہتی۔ محمدؐ خالق رسالت ہیں نبوت محمدؐ کی خاک پا اور قرآن محمدؐ کا ثنا خواں ہے۔ محمدؐ ہم تمام معصومینؑ سے افضل ہیں اور ہم سب پر حجت ہیں۔ میں (علیؑ) اور محمدؐ کبھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے نہ جدا ہونگے محمدؐ مجھ سے ہیں اور میں محمدؐ سے ہوں۔ محمدؐ میری محبوب ترین ہستی ہیں اور مجھے ان سے زیادہ عزیز اور محترم کوئی دوسری ہستی نہیں۔ میں جہاں میں آیا ہی محمدؐ کی خاطر ہوں۔ میں جہاں میں آیا تاکہ حقیقت محمدی کو تسلیم کروا سکوں۔ محمدؐ ایک درخشاں آفتاب ہیں اور ہم (معصومینؑ) اس آفتاب کی کرنیں ہیں۔ محمد مصطفیٰؐ تمام مخلوقات کے سردار ہیں اور اللہ کی جانب سے عالمین پر رحمت اعلیٰ ہیں۔ محمدؐ میرا عشق واحد ہیں اور میں ان کا عبد (عبادت گذار) ہوں۔ میری حقیقت پردۂ محمدی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔ بیشک محمدؐ میرے حاکم، آقا و مولا ہیں۔ اور میں ان کا بھائی، وصی اور مددگار ہوں۔ اللہ نفرت کرتا ہے ہر اس شخص سے جو اللہ سے تو محبت رکھے مگر محمدؐ سے محبت نہ رکھے۔ اور میں نفرت کرتا ہوں اس سے جو مجھ سے محبت رکھے مگر میرے محبوب محمدؐ سے محبت نہ رکھے۔

(حوالہ مراتب محمدیہ صفحہ [illegible] طبع نجف مولف [illegible] جعفر طوسی)

معرفت مولا علیؑ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا: میں بار بار آنے والا ہوں۔ میں بار بار کائناتوں میں نازل ہوتا ہوں۔ میں باریوں والا ہوں۔ میں آمدوں والا ہوں۔ میں ہر دور میں آتا ہوں۔ میں ہر دور میں موجود ہوتا ہوں۔ کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں میں موجود نہیں تھا نہ کوئی دور ایسا آئے گا جس میں میں موجود نہیں رہوں گا۔ میں ایک وقت میں بے شمار بشری اور نورانی وجودوں کی صورت میں کائنات میں موجود رہ سکتا ہوں۔ میں ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہوں گا میں ہر جگہ ہر دور میں حاضر و موجود ہوتا ہوں۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میں موجود نہیں ہوتا۔ میں مخلوق کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ جہاں جہاں جو جو کچھ ہوتا ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو جو ہوتا ہے میری مرضی اور رضا سے ہوتا ہے۔ میری مرضی کی بغیر کائنات میں پتہ بھی نہیں ہل سکتا۔ میری مرضی ہی اللہ کی مرضی ہے۔ میری اطاعت ہی اللہ کی اطاعت ہے۔ میری عبادت کرنا ہی اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ میرا ذکر اللہ کا ذکر ہے۔ میری بات اللہ کی بات ہے میرا عمل اللہ کا عمل ہے۔ میں کائناتوں کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں قادر مطلق ہوں۔ میں ہی ذات واجب ہوں۔ میں ہی ہر عبادت کا مرکز و محور اور مظہر ہوں۔

(حوالہ بحر المعارف جمع نجف مولف: عبدالصمد ہمدانی)

تفسیر سورہ اخلاص

آیت اللّٰہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی رب العالمین امام برحق مولا علی جل جلا لہ ممبر سلونی پر براجماں تھے کہ سلمان فارسیؓ نے مولاؑ سے سورہ اخلاص کی تفسیر جاننا چاہی تو مولاؑ نے سورہ اخلاص کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا : میں ہوں سورہ اخلاص کی تفسیر حقیقی میں توحید کا جسم ہوں۔ میں ہی قل ھو اللّٰہ احد ہوں۔ میں ہی اللّٰہ الصمد ہوں۔ میں ہی لم یلد ولم یولد ہوں۔ میں ہی ولم یکن لہ کفوا احد ہوں۔ میں ہی واحد ہوں میں ہی ایکتا ہوں۔ میں بے مثال و بے نظیر ہوں۔ سورہ اخلاص میری شان میں نازل ہوئی۔ سورہ اخلاص میں جو کچھ ہے میرے بارے میں ہے۔۔۔۔ مولاؑ کے خطبے کے دوران کسی کم ظرف نے سوال کیا کہ سورہ اخلاص میں جس کا ذکر ہے اس کو نہ کسی نے پیدا کیا نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے جبکہ ہم تو آپ کے اجداد اور آپ کی آل سے بخوبی واقف ہیں۔۔

مولاؑ نے جلال میں آکر فرمایا اے جاہل شخص مجھ کو اور میرے اسرار کو سمجھنا تجھ جیسے ناقص العقل انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تم جیسا بشر نہیں بلکہ عالم بشری کا خالق ہوں۔ میں بار بار مختلف شکلوں میں آتا ہوں میرے جتنے بھی اجداد تھے سب میرا ہی نزول تھے اور میری آلؑ بھی میرا ہی ظہور ہیں۔ میں ہی محمد مصطفیؐ ہوں۔ میں ہی فاطمہ الزہراؑ ہوں۔ میں ہی حسن مجتبی ہوں۔ میں ہی حسینؑ ہوں۔ میں ہی زینبؑ و کلثومؑ ہوں۔ میں ہی عبدلمطلبؑ ہوں۔ میں ہی عبد المنافؑ ہوں میں ہی ہاشمؑ ہوں۔ میں ہی ابوطالبؑ ہوں۔ آنے والے باقی گیارہ امامؑ بھی میرا ہی نزول ہونگے ۔۔۔ مجھے سمجھنا نا ممکن ہے مین عام انسانوں کی سمجھ میں نہیں آسکتا ۔۔ کبھی مجھے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا مجھے سمجھنے کی کوشش کرو گے تو اپنا آپ بھی بھلا بیٹھو گے کبھی میری کسی بات کو رد نہ کرنا اور کبھی میری ذات پر شک کرنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ کافر کی موت مرو گے۔

(حوالہ اسرار حق صفحہ ۸۳ مولف محمد حسین کاشانی)

قران اور اس کی اہمیت

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام بر حق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا : قران کو ہم (محمدؐ و آل محمد) سے سمجھو مگر کبھی ہم کو قران سے سمجھنے کی کوشش نہ کرنا۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی ہستیاں ہیں۔ ہم کو قران سے سمجھنا نا ممکن ہے۔ ہم تو در کنار ہمارے غلاموں اور ہمارے حبداروں کو بھی سمجھنا نا ممکن ہے۔ ہماری عظمت اور بلندی اس سے کئی زیادہ بڑھ کر ہے کہ ہم کو قران سے سمجھا جائے۔ البتہ قران کو ہم سے ضرور سمجھو ہمارے علاوہ کسی کے پاس علم قران نہیں ہے کوئی بشر قران کو نہیں سمجھ سکتا نہ ہی کوئی بشر قران کو سمجھا سکتا ہے۔ علم قران صرف ہم معصومین کے پاس ہے اور ہم ہی قران سمجھانے والے ہیں۔ تفسیر و تشریح قران کا حق صرف ہم کو ہے اور ہمارے علاوہ کوئی بھی قران کی تفسیر و تشریح نہیں کر سکتا۔

قران کو ہمارے مقابلے پر نہ لاو اس سامد کتاب کی اتنی اہمیت نہیں کہ یہ ہمارے مقابلے پر آئے ہم قران ناطق ہیں۔ ہمارا ہر حکم ہماری ہر حدیث قران ہے اور مومنوں پر حجت آخر ہمارے فرمودات ہیں۔ جو بھی ہمارے مقابلے پر قران کو ترجیح دیتا ہے وہ گمراہ اور خارجی ہے اور ایسے اشخاص پر خدا صبح شام لعنت کرتا ہے۔

(جواہر انوار توحید، صفحہ ۵۰، طبع نجف اشرف۔ ابو حیدر جگنی)

شان بی بی فاطمہ (جل جلالہ)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا علی رضا جل جلالہ سے کسی نے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کی شان اور مناقب بیان کرنے کو کہا تو مولا رضاؑ نے فرمایا ہم معصومین کائناتوں میں سب سے افضل و برتر شخصیات ہیں مگر ہم تمام معصومینؑ سے افضل و برتر فاطمہ (جل جلالہ) ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) وہ ہستی ہیں کہ جن کے قدموں کی دھول کے صدقے میں تمام انبیا مبعوث ہوئے۔ تمام ملایک اور اولیا در زہرا (جل جلالہ) کے خادم ہیں

تمام کائناتیں بی بی فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کے حکم پر خلق ہوئیں اور جب تک ان کا حکم ہوگا قایم رہیں گی۔ زمین، آسمان، چاند، سورج ستارے، ملایکہ، جنات، حیوانات، جمادات سمیت تمام مخلوقات ہمہ وقت فاطمہ زہرا (جل جلالہ) کی پرستش میں مصروف رہتے ہیں کسی نبی کو تب تک نبوت نہیں ملی جب تک اس نے در زہرا (جل جلالہ) کی جاروب کشی نہ کی ہو۔ فاطمہ (جل جلالہ) ہی حجاب خداوندی ہیں اور خدائی اسرار و رموز سے صرف وہی واقف ہیں۔ فاطمہ (جل جلالہ) کن فیاکن کی خالق اور اس کی مالک ہیں۔

فاطمہ وہ (جل جلالہ) ہستی ہیں جن کا احترام کرنا خود خدا پر بھی واجب ہے اور خدا بھی ان کی تعظیم کرتا ہے۔ ویسے تو محمدؐ اور علیؑ پوری کائنات کا حاکم ہیں، عرش و فرش میں کچھ بھی ان کی مرضی کے بغیر نہیں ہو سکتا مگر خود محمدؐ اور علیؑ بھی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے حکم کے طابع ہیں۔ یہ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے لیے باعث فضیلت نہیں ہے کہ وہ علی کی ہمسر یا رسول اللہؐ کی بیٹی ہیں بلکہ یہ علیؑ اور رسول اللہؐ کے لیے باعث فضیلت ہے کہ فاطمہ (جل جلالہ) ان کے ساتھ رشتے میں منسلک ہو کر دنیا میں نازل ہوئیں۔ جس جس نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا دل دکھایا اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا دل دکھایا۔ جنہوں نے بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کا حق غصب کیا انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حق غصب کیا۔ بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں اور ان کا حق غصب کرنے والوں پر لعنت کرنا بہت ہی افضل عبادت ہے اور اس عبادت کا ثواب بے انتہا ہے۔ کیونکہ جب بھی کوئی بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دشمنوں پر لعنت بھیجتا ہے تو بی بی فاطمہ (جل جلالہ) کے دل کو تسکین پہنچتی ہے اور بی بی فاطمہ (جل جلالہ) اپنے دشمنوں پر لعنت بھیجنے والوں پر اپنا خاص کرم فرماتی ہیں۔

(حوالہ خطبات رضوی جلد ۱ صفحہ ۵۲، طبع مشہد)

مراتب معصومینؑ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے معصومینؑ کے مراتب بیان کرتے ہوئے فرمایا

ہم (محمدؐ و آل محمدؐ) اللہ کے تمام اسموں کے مالک ہیں ہم اللہ کے تمام رازوں سے آشنا ہیں اور اللہ کے تمام رازوں کے مالک ہیں ۔ہم اللہ کا حصہ ہیں ہمارے درجات اتنے بلند ہیں جتنے اللہ کے درجات بلند ہیں۔ اللہ نے اپنے رسولؐ اور اس کی آل کو اپنی تمام تر طاقتوں سے نوازا ہے اور اب ہم اللہ کی تمام تر قوتوں کے مالک ہیں ۔ہم اللہ کا ظاہری وجود ہیں ہم ہی اللہ کا باطن ہیں۔ ہم اللہ کی عزت ہیں ہم ہی اللہ کی شان ہیں۔ ہم اللہ سے جدا نہیں ہم اللہ کا بنیادی حصہ ہیں۔ ہم کو اللہ سے الگ تصور کرنے والا منکر مقام خداوندی ہے۔ ہم اللہ کی تمام تر مرضیوں کے مالک ہیں۔ ہم مشیت الٰہی ہیں۔ ہماری رضا ہی اللہ کی رضا ہے اور ہمارا حکم ہی اللہ کا حکم ہے۔ ہماری ستائش ہی اللہ کی ستائش ہے۔ جتنا اللہ کی عبادت کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہماری کی عبادت کرنا ضروری ہے ۔ جتنا اللہ کا ذکر کرنا ضروری ہے اتنا ہی ہمارا ذکر کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ کا وجود ہم سے ہے۔ ہم سے الگ کوئی اللہ وجود نہیں رکھتا۔ اللہ ہمارے سبب سے ہے۔ ہم اللہ کو منوانے اور جہاں سے روشناس کرانے والے ہیں۔

(حوالہ علم امامیہ، صفحہ ۸، طبع مشہد مولف آقا حسین مرشوری)

شان مولا علی اکبر ﷺ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم مولا اکبر جل جلالہ نے فرمایا اللہ نے مجھے محمدؐ و علیؑ کے امتزاج سے ایجاد کیا ہے۔ اللہ نے مجھے محمدؐ کا چہرہ دیا ہے اور علیؑ کا نام دیا اللہ نے مجھے محمدؐ جیسی نرمی دی ہے اور علیؑ جیسی سختی۔ مجھ میں محمدؐ کا جمال موجود ہے اور علیؑ کا جلال بھی۔ میں وہ جسم ہوں جہاں نبوت اور امامت یکجا ہو جاتی ہیں۔ جس کو محمدؐ کی زیارت کرنی ہے وہ مجھے دیکھے مجھ میں ہی محمدؐ سمائے ہوئے ہیں ۔

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم بی بی زینب جل جلالہ نے مولا اکبر کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا اکبر وہ پیکر ہے جس میں میرے بابا علیؑ اور میرے نانا محمدؐ بسے ہوئے ہیں۔ اکبرؑ علیؑ کی ولایت کا محور محمدؐ کی نبوت کا مرکز اور اللہ کی اکبریت کا مظہر ہے۔ اکبر تو وہ ہے جس نے اللہ اکبر کو علی اکبر میں بدل دیا۔

(حوالہ جلوہ محمدی صفحہ ۲۶، طبع قم مولف پیر وزیرانی)

حقیقت عبادت

آیت اللہ العظمیٰ کی رہبر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں خود اپنی عبادت کرنے والا ہوں میں خود اپنی ستائش کرنے والا ہوں میں نے عبادت کی تا کہ انسانوں کو عبادت کا ڈھنگ سکھا سکوں ورنہ مجھے عبادتوں کی ضرورت کہاں؟ میں تو عبادتوں کا خالق ہوں میں نمازوں کا پروردگار ہوں۔ میں ہر زمان مسجود ہوں دنیا میں جو بھی کسی بھی سجدہ کرتا ہے وہ دراصل مجھ کو ہی سجدہ کرتا ہے۔ مگر جو انجانے میں اپنے حقیقی رب کو پہچانے بغیر سجدہ بجالاتا ہے اور عبادت کرتا ہے اس کی عبادت قابل قبول نہیں ہے۔ ہماری بارگاہ میں صرف اس شخص کے سجدے قبول کیے جائیں گے صرف اس شخص کی عبادتیں قبول کی جائیں گی جو ہمارا ادراک رکھتا ہوگا۔

میں انبیا کو عبادتیں سکھانے والا ہوں اور نبیوں نے ہمیشہ سے میری ہی عبادت کی ہے۔

میں نے ہی ملائکہ کو سجدہ کرنا سکھایا اور وہ جب سے خلق ہوئے ہیں مجھے ہی سجدہ کرتے ہیں۔ تمام مخلوقات اپنی تخلیق کے لمحے سے لے کر آج تک میری ہی عبادت اور پرستش میں مصروف ہیں۔ میرا ہی ذکر تمام مخلوقات کی بخشش کا ضامن ہے۔ میں ہی معبود برحق ہوں۔

(حوالہ، اسرار العصمت، صفحہ ۲۴۹، طبع قم، مولف شیخ جواد اصفہانی)

قربت الٰہی

آیت اللہ العظمیٰ منبر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کہ بعض اوقات اللہ مجھ میں سما جاتا ہے۔ میں اللہ کی پناہ گاہ ہوں۔ میں اللہ کا عزیز ترین گھر ہوں۔ میں اللہ کی توحید کا وارث ہوں اور توحید کا نظام چلانے والا ہوں۔ میں اللہ کی قوتوں کا معدن ہوں اور اس کا سب سے بڑا رازدار ہوں۔ میں اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کا خزانہ ہوں۔ میں حجاب خداوندی ہوں میں ہی پوشیدہ الٰہی اسرار کا امام اور مالک ہوں۔ میں اللہ کی وجودی حقیقت ہوں۔ میں اللہ کی مجسم تصویر ہوں۔ میں اللہ کو سہارا دینے والا ہوں۔ میں ہی اللہ کی الوہیت اور وحدانیت کا مالک ہوں۔ میں اللہ کا مددگار ہوں اور اس کے کام آسان بناتا ہوں۔ میں اللہ کے تمام احکاموں کو جاری کرنے والا ہوں اور اس کی تمام حجتوں کا مظہر ہوں۔ میرے بغیر اللہ کی کوئی حقیقت نہیں میں اللہ کے وجود کی دلیل ہوں۔ میں اللہ کے اتنے قریب ہوں کے اکثر دنیا کو شک ہوتا ہے کہ میں اللہ ہوں۔۔۔۔ مگر وہ وہ ہے اور میں میں ہوں

(حوالہ حقیقت تقوی، صفحہ ۱۰۱، طبع قم، مولف صدی کاظمی)

شان مولا امام زمانہ علیہ

آیت اللہ العظمیٰ منبر معظم امام برحق مولا زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا مہدیؑ وہ حجت اللہ ہیں جو اللہ پر بھی حجت ہیں۔ مہدیؑ وہ روح اللہ ہیں جن میں اللہ نے خود اپنی روح پھونکی ہے۔ مہدیؑ وہ مطہر ہستی ہیں جن کے وجود اقدس کے ظہور سے ناپاک زمین پاک و مطہر ہو جائے گی۔ مہدیؑ ویسے ہی غایب ہونگے جیسے کہ اللہ غایب ہے اور پھر مہدیؑ ویسے ظاہر ہونگے جیسے کعبہ میں علیؑ ظاہر ہوئے تھے۔ مہدیؑ اللہ کے تمام جلال و اکرام کے مالک ہونگے اور تمام معصومینؑ کی قوتوں کا مظہر ہونگے۔ مہدیؑ وہ منتقم حقیقی ہونگے جو میرے بابا حسینؑ کا قصاص کائنات کے ہر اس شخص سے لینگے جو ہماری ولایت اور ہماری عظمتوں کا انکاری ہے۔ مہدی کی دشمنی کسی کافر یا مرتد سے نہیں ہوگی بلکہ مہدیؑ کے اصلی دشمن دین کے وہ ٹھیکیدار ہونگے جو دین کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرتے ہونگے۔

اے شیعوں ہماری ولایت پر قائم رہو اور اپنی زندگی کو ان اصولوں پر گزارو جن کی ہم تعلیم دیتے ہیں اگر ایسا نہ کیا تو تم بھی مہدی کی تلوار کا نشانہ بن جاؤ گے۔

(حوالہ کتاب مہدیؑ حق، صفحہ ۲۶۲، طبع قم، مولف فدا اللہ کرمانی)

اہمیت احادیث

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا ہماری (معصومین کی) احادیث میں شک کرنے والا بدترین کافر سے بھی بدتر ہے۔ جس نے ہماری چھوٹی سے چھوٹی بات پر بھی شک کیا وہ شیطان کا آلہ کار بنا جس نے ہماری کسی بھی بات کا انکار کیا اس نے آیات قرآنی کا انکار کیا۔

ہمارے اقوال کو اپنی ناقص عقول کے دایرے میں نہ پرکھو۔ ہمارے اقوال کا ہر حرف وحی خدا سے ہے۔ ہم خود کچھ نہیں کہتے ہم جو بھی کلام زبان پر لاتے ہیں وہ اللہ کا کلام ہوتا ہے۔ ہمارے احکامات پر عمل کرو اور اپنی ناقص عقول میں ہمارے احکامات کو پرکھنا چھوڑ دو۔

ہمارا ہر قول حجت ہے اور ان میں تبدیلی ممکن نہیں۔ ہمارے کہے کو رد کرنے والے کا مقام ابلیس پلید کے برابر ہے کیونکہ وہ بھی ہمارا ہی منکر تھا۔ جو افراد ہماری احادیث کی روشنی میں زندگی گزارتے ہیں وہ ہمیشہ کامیاب و کامران ہوتے ہیں۔ اور جو ہماری احادیث کا انکار کر کے اپنی عقل کو مذہب بنا لیتے ہیں وہ ہمیشہ ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ اللہ نے قرآن اور ہمارے احکامات کو تمام مخلوق پر حجت قرار دیا ہے اور تا قیامت یہی حجت رہے گا۔

(حوالہ خطبات رضوی، جنتری، طبع مشہد)

ہم سب دار ہیں حب علی کا سلسلہ چاہیے
کرم ہو خدا کا علی کی ولا چاہیے
ہم وصافی کی تحقیق بے کار ہیں واعظ
جو بخشے رکھے وہی شہ چاہیے
بھرتا ہے جو بھی حیدر کے فضائل پہ
اس مجلس میں کو خیانت کی ہوشیاری چاہیے
جو نفس دور تو باز ہے
جو ملعون سے کبھی پرو ہوتا چاہیے
کہتا ہے جو حدیث کو باطل قیاس
اس کا مزا ہوئے کو بلیس کا نقطہ چاہیے
جو غیر معصوم کہتا ہے شرک آیت اللہ و امام
ایسے شک کرنے والوں کو کٹا کا شجرہ چاہیے
باہر نکل آیا ہے جبل جنگ اب سر میدان
اب تو بھر کربلا کا تحفہ چاہیے

(شاعر بابر علی)

منافق کون؟؟

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا کا عجل جلالہ نے منافقین کی کچھ نشانیاں بیان فرمائیں اور تاکید کی کہ مومنین کے لیے لازم ہے کہ وہ منافقین کو پہچانیں اور ان سے دوری اختیار کریں۔ مولاؑ نے فرمایا منافقین وہ طبقہ ہے جو ہمارے شیعہ ہونے کا دعویٰ ضرور کرتا ہے مگر دل سے ہمارے ساتھ مخلص نہیں ہوتا اور ہمارے بتائے ہوئے راستے پر عمل پیرا نہیں ہوتا۔

منافق وہ ہے جو ہمارے فضائل اور مناقب سے بخوبی واقف ہوتا ہے مگر ہمیشہ ہمارے فضائل اور مناقب کو چھپاتا اور گھٹاتا ہے اور سرعام ہماری ستائش کرنے سے گھبراتا ہے۔

منافق وہ ہے جو ہمارے دشمنوں پر بند کمروں میں تو تبرا کر لیتا ہے مگر سرعام ہمارے دشمنوں کی تردید کرنے سے گھبراتا ہے۔ منافق وہ ہے جو ہمارے دشمنوں یا ان کے چاہنے والوں سے دوستیاں اور رشتے داریاں قائم کرتا ہے یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ ہمارے دشمن ہیں یا دشمنوں کے چاہنے والے ہیں۔

منافق وہ ہے جو ہمارے دشمن کی آل اولاد سے ہمدردی رکھتا ہے اور ان سے مراسم قائم کرتا ہے۔

منافق وہ ہے جو ہمارا حق غصب کرنے والوں (منکرین، مقصرین، منافقین) کی محفل میں شریک ہوتا ہے اور ان سے میل جول رکھتا ہے۔

کسی مقصر یا ناصب کے ساتھ مراسم نہ رکھو نہ ان کی محفل میں شریک ہو چاہے وہ محافل ہمارے نام پر ہی منعقد کیوں نہ کی گئی ہوں۔

منافق وہ ہے جو ہم سے محبت رکھنے کا دعویٰ تو کرتا ہے مگر ہوس دنیا کا شکار ہوتا ہے اور دنیاوی مال و دولت کے پیچھے بھاگتا ہے۔ ہمارے حقیقی چاہنے والے کبھی دنیاوی مال و دولت کے پیچھے نہیں بھاگتے اور کبھی پر آسائش اور پر تعیش زندگی نہیں گزارتے اور سادگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ منافق وہ ہے جو ہمارا حیدری ہونے کا دعویدار ضرور ہوتا ہے مگر اپنی زندگی کو ہمارے احکامات کی روشنی میں نہیں گزارتا۔ ہماری ولایت کا اقرار دل و زبان دونوں سے ضروری ہے۔ سرعام ہماری ولایت کا اقرار کرو۔۔۔ جو ایسا نہیں کرتا وہ بھی منافقوں میں سے ہے۔ ۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو ہر منافق پر

(حوالہ مختار بخشش صہ ۱۸۹ شیخ قم مولف علی موسوی)

خدا کی قدرت کے اشاروں سے جو زمیں گھوم رہی ہے
محمد کی زمیں کو علی کے قدم چوم رہی ہے
جھوم جھوم کے ناچتی ہے وہ بھی خورشید کو
منافق بیان لے کے عشق علی میں جھوم رہی ہے

(شاعر اکبر حسینی)

بی بی زینب جل جلالہ کا عیسایوں اور مسلمانوں سے خطاب

اسیرانِ کربلا جب کربلا سے شام کی جانب روانہ ہوئے تو راستے میں ۲۵ شہر اور بستیاں آئیں۔ ان میں ۲۴ بستیاں مسلمانوں کی تھیں اور ایک بستی عیسائیوں کی تھی۔ جب ۲۴ مسلمان بستیوں سے اسیرانِ کربلا گزرے تو تمام مسلمانوں نے اہل بیت پر سنگباری کی ان کی شان میں گستاخیاں کیں اور مختلف انداز میں ناموسِ رسالت کو اذیت پہنچائی۔ مگر جب ایک عیسائی بستی میں اسیرانِ کربلا داخل ہوا تو کوئی اہل بیت پر پتھر مارنے نہیں آیا نہ ہی تماشائی اکٹھے ہوئے۔ شمر ملعون اس صورتحال سے تنگ آ کر بولا کیا اس شہر میں کوئی انسان نہیں رہتا؟ جب معلومات کروائی گئیں تو پتہ چلا یہ ایک عیسائی بستی ہے۔ وہاں کے سب سے بڑے پادری کو بلایا گیا۔ شمر نے کہا اے پادری تم لوگ کیسے ہو سارے شہروں کا تماشا دیکھو تم کیوں پتھر نہیں برساتے تم کیوں پیچھے رہ گئے ہو؟ پادری نے کہا کہ ہم ان ہستیوں پر پتھر نہیں برسا سکتے نہ ان کی تذلیل کر سکتے ہیں۔ یہ بہت ہی بزرگ و عظیم شخصیات ہیں ہم ان کی شان میں گستاخی نہیں کر سکتے۔ یہ وہی شخصیات ہیں جن کی عظمت کو تسلیم کر کے ہمارے بزرگ مباہلہ کے موقع پر ان کے سامنے مجبور ہو گئے تھے مباہلہ پر ہمارے بزرگوں کو ان کی عظمت کا ادراک ہوا تھا ہم ہمیشہ ان ہستیوں کا احترام کرتے رہیں گے۔

شمر نے کہا اگر میں تم لوگوں کو مال و دولت سے نوازوں اور تمہاری بستی کے لوگوں کے گھروں میں تمہاری خواہش کے مطابق مال و دولت پہنچا دوں تو تب بھی یہ تم لوگ ان لوگوں کی تذلیل نہیں کرو گے؟ عیسائی پادری نے کہا تم مسلمانوں کو شرم آنی چاہیے اپنے نبی کی ناموس کی شان میں گستاخی کرتے ہو؟ اپنے نبی کی بہو بیٹیوں کو سرعام

بے پردہ بازاروں میں پھرا رہے ہو جو گستاخی تم کرتے ہو وہ ہم نہیں کر سکتے۔ بخدا ان ہستیوں کی ہمارے نزدیک وہی عزت ہے جو حضرت مریم کی ہے۔ ہم سے یہ امید نہ رکھو کہ ہم ان کی شان میں گستاخی کریں گے۔ یہ سن کر ثانی زہراؑ کی بیٹی عظیم مالکہ و مختار سیدہ بی بی زینب جل جلالہ نے عیسائیوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا اے مسیح ابن مریم کے ماننے والو تم سلامت رہو آج تم نے آل رسول کا دل دکھانے سے پرہیز کیا ہے۔ خدا تمہارے اس عمل سے خوش ہو کر تمہارے لیے کامیابی لکھ دی ہے۔ تم اور تمہاری آنے والی نسلیں ہمیشہ شاد و آباد رہیں گی۔ وائے ہو ان مسلمانوں پر جنہوں نے ہمیں اذیت پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔ ان کم ظرف مسلمانوں نے فرزندِ رسول میرے بھائی حسینؑ کو کربلا کی تپتی ریت پر بھوکا پیاسا شہید کیا۔ انہی مسلمانوں نے خاندانِ رسالت کو تاراج کیا یہاں تک کہ ۶ ماہ کے علی اصغرؑ کو بھی نہیں چھوڑا اور اس کو بھی تشنہ لب شہید کر دیا۔ انہی بدبخت مسلمانوں نے ہی اپنے نبی کی ناموس کے سروں سے چادریں چھینیں اور ہمیں بازار در بازار پھرایا۔ خدا کی قسم یہ کبھی اس لعنت سے رہائی نہیں پا سکتے اور ہمیشہ خالق کی لعنت کا شکار رہیں گے۔ آج کے بعد مسلمان تا قیامت تکالیف و مصیبت کا شکار رہیں گے اور دنیا میں ہمیشہ ذلت و رسوائی کا شکار رہیں گے۔ دنیا کی پست ترین قوم سے بدتر ان مسلمانوں کی حالت ہوگی اور جس طرح آج یہ آلِ رسولؑ کا تماشا دیکھ رہے ہیں کل دنیا والے اسی انداز میں ان کا تماشا دیکھیں گے۔ یہ ذلت و رسوائی ہم نے ان کی قسمت میں لکھ دی ہے جس کو دنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی۔ یہ ہم دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا شکار رہیں گے اور آخرت میں بھی بدترین انجام ان کا منتظر ہے۔

میں اگر با اختیار ہوں کہ اگر چاہوں تو ابھی اسی وقت ان بے غیرت مسلمان قوم کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹا دوں اور ان کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہ بچے مگر ہم چاہتے ہیں کہ تا قیامت یہ امت عبرت کا نشان بن کر زندہ رہے۔ جیسا خدا نے بھی گزشتہ قوموں کو اسی قسم کے انجام سے ہمکنار کیا ہے۔

(حوالہ کتاب کاملہ کربلا صفحہ ۱۲۲ طبع قم)

عزاداری مولا حسینؑ کے حوالے سے مولا امام جعفر صادقؑ کا خطبہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا:

عشق حسینؑ میں ماتم کرنا افضل ترین عبادت ہے اور اس کا ثواب بے حساب ہے۔ ماتم حسینؑ ہر واجب عبادت سے زیادہ واجب اور لازم ہے۔ کسی بھی دوسری عبادت کو انجام دینے کے لیے ماتم حسینؑ کو ترک نہ کرنا کیونکہ یہ ہر عبادت سے بڑھ کر ہے۔

کائناتوں میں کوئی ایسی مخلوق نہیں ہے جو عزاداری حسینؑ کا قیام نہ کرتی ہو۔ ہر مخلوق اپنی اپنی بساط کے مطابق ماتم حسینؑ کو انجام دیتی ہے۔ ماتم حسینؑ ہمارے جد رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور ہماری مادر زہرا بی بی فاطمہؑ کے دل کی تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ جو کوئی بھی خلوص دل سے ماتم حسینؑ برپا کرتا ہے جنت میں اس کے گھر کی ذمہ داری ہم لیتے ہیں۔

دل و جان سے ماتم حسینؑ برپا کرو کیونکہ یہ ماتم حسینؑ ہی تمہاری بقا کا ضامن ہے سفینۂ نجات ہے اور یہی تمہاری بخشش کا سبب ہوگا۔ غم حسینؑ روح کی تعمیر کرتا ہے انسان کو انسان بناتا ہے اور انسانی درجات کو بلند کر دیتا ہے۔ حسینؑ کے غم میں رونا اور ماتم کرنا پیغمبروں کی سنت اور ہم معصومینؑ کا شیوہ ہے۔

عشق حسینؑ کی کوئی حد نہیں ہے عشق حسینؑ لامحدود ہے۔ عشق و غم حسینؑ میں اپنے خون کی نذر دینا سب سے عظیم نذر ہے۔ ہر شیعہ کو زندگی میں ایک بار ضرور ماتم حسینؑ میں خون کا نذرانہ دینا چاہیے۔ ماتم حسینؑ میں اپنا خون بہانا عبادتوں کی معراج ہے اور غم حسینؑ میں خلوص نیت سے خون بہانے والوں کا مقام ملائکہ سے بھی بلند ہے۔

کربلا میں شہادت حسینؑ کا مقصد انسانیت کو ایک لامحدود غم دینا تھا اور انسانیت کو عشق محمدؐ آل محمدؐ میں مبتلا کرنا تھا۔ اور ماتم و عزاداری کا قیام ہی مقصد حسینؑ کی کامیابی ہے۔

جو کوئی بھی عزاداری حسینؑ سے روکے، جو شخص بھی ماتم حسینؑ کے خلاف بات کرے جو فرد بھی کسی بھی وجہ سے عزاداری سے دوری اختیار کرے وہ گروہ ظالمین میں سے ہے۔ لعنت بھیجو ہر اس شخص پر جو ماتم حسینؑ عزاداری حسینؑ سے روکے یا اس پاک عبادت کے خلاف کوئی بھی بات کرے۔ (حوالہ کتاب [illegible] کربلا طبع قم صفحہ ۹۱، کتاب [illegible] طبع نجف صفحہ ۲۲۳، کتاب تاریخ عزاداری طبع دہلی صفحہ [illegible])

مولا امام حسن عسکریؑ کا خطبہ

امام حسن عسکریؑ کی ظاہری زندگی کے آخری ایام میں جب پہلی دفعہ شیعوں میں موجود بیرونی عناصر نے ولایت علی کے خلاف سازشیں شروع کیں اور اذان نماز اور کلمے سے علی ولی اللہ کو غیر ضروری کہہ کر خارج کیا جانے لگا تو اس امر کی سختی سے تردید کرتے ہوئے آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا

جس نے ولایت علیؑ پر شک کیا اس نے اللہ کی ذات پر شک کیا۔ جس کسی نے بھی ولایت علی کا انکار کیا اس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ جس نے ولایت علی کو جھٹلایا اس نے اپنے ایمان کو جھٹلایا۔ جس کسی نے بھی کسی بھی مقام پر ولایت علیؑ کا انکار کیا اس نے خدائے قدیم کا انکار کیا۔ جس شخص نے بھی اپنی اذان، نماز، کلمے یا کسی بھی عبادت سے ولایت علی کو خارج کیا اس نے اللہ اور رسولؐ کو اپنی عبادت سے خارج کیا۔ جس کسی نے بھی علی ولی اللہ کے بغیر کوئی بھی عبادت انجام دی اس نے شیطان کی پرستش کی اور باطل عبادت کی۔ خدا کی قسم ولایت علی کو جھٹلانے والا دنیا اور آخرت میں ذلت و رسوائی کا سامنا کرے گا۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف زبان کھولے گا وہ جہنم میں اپنا گھر تعمیر کرے گا۔ ولایت کا انکار کرنے والے پر جنت حرام ہے۔ جو شخص بھی اپنی زندگی میں ولایت علیؑ سے دور ہوگا روز قیامت بنی امیہ اور بنی عباس کے فاسق و جابر حکمرانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا اور انہی کے جیسے انجام کا شکار ہوگا۔ جو افراد ولایت علیؑ کے خلاف سازشیں کرتے ہیں اور لوگوں کو ولایت علیؑ کے خلاف بھڑکاتے ہیں اللہ ایسے افراد پر صبح شام لعنت کرتا ہے۔ دنیا میں ہر وہ شخص شیطان کا نمائندہ ہے جو لوگوں کو اقرار ولایت سے روکتا ہے۔ جو کوئی بھی ولایت علیؑ کے خلاف دلائل پیش کرتا ہے وہ اللہ کی نظر میں کافر سے بھی بدتر مقام رکھتا ہے۔

ولایت علیؑ کے منکروں سے دوری اختیار کرو اور اپنے رب کے حضور ہر منکر ولایت کے لیے عذاب الٰہی کے خواستگار ہو اور ہر منکر ولایت کی تباہی کی دعا مانگو۔ کبھی ولایت علیؑ کے منکروں سے ہمدردی نہ کرو چاہے انہیں برے سے برے حالات میں ہی کیوں نہ دیکھو کیونکہ ان سے کی گئی ہمدردی بھی گناہ کبیرہ کے زمرے میں آتی ہے۔

علی ولی اللہ ایمان کی واحد دلیل ہے اور اس کی گواہی دینا لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینے سے زیادہ ضروری ہے۔

(حوالہ کتاب تجلی ولایت طبع قم صفحہ ۱۹۲ مولف باقر جعفری)

مولا امام تقیؑ کا خطبہ ولایت

آیت اللہ العظمیٰ کی رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا:

تمام حمد و ثنا اس رب برحق کی جس نے چشم زدن میں تمام کائناتوں کو خلق کیا۔ تمام تعریفیں اس خالق حقیقی کے لیے ہیں جس سے دنیا نا آشنا ہے۔ اور گمراہ ہیں وہ لوگ جو اپنے خالق سے نا آشنا ہیں۔ جب سے عالمین خلق ہوئے ہیں دو ولایتوں کے درمیان جنگ جاری ہے۔ ایک خدا کی ولایت ہے اور دوسری شیطان کی ولایت ہے۔ خدا کی ولایت ولایت علیؑ ہے اور شیطان کی ولایت ہر وہ ولایت ہے جو ولایت علیؑ کے مخالف آتی ہے۔ ولایت علیؑ ہر مومن اور متقی کے لیے بیش قیمت خداوندی تحفہ ہے۔ جو مومن کا خدا سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ خدا کی قسم اگر ولایت علیؑ نہ ہوتی تو آج جہاں میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوتا۔ یہ ولایت علی ہی ہے جو خدا کی خدائی کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

اے مومنوں! یہ جان لو کہ بغیر ولایت کے اقرار کے تمہاری تمام عبادتیں بیکار اور غیر ضروری ہیں۔ ولایت علیؑ ہی تم سب کی بخشش کی ضامن ہے اور تمہارے لیے راہ نجات ہے۔ قائم رہو ولایت حق پر کیونکہ جب تک تم ولایت پر قائم ہو کوئی باطل طاقت تم پر غلبہ نہیں کر سکتی۔ اپنے روزگار زندگی میں ہر مقام پر ولایت علیؑ پر قائم رہو اور ولایت علیؑ پر قائم ہونے کا اقرار کرتے رہو۔ یہ ولایت علیؑ ہی ہے جو ہر مومن کے لیے کامیابی کا سبب رہے گی۔ اپنی تمام عبادتوں (نماز، روزہ، حج، زکات) میں ولایت علی کا اقرار کو شامل کرو کیونکہ باطل عبادتوں اور مومنوں کی عبادت میں واحد فرق علی ولی اللہ کا ہے۔ جو بھی اپنی کسی بھی عبادت کو بغیر اقرار ولایت انجام دیتا ہے وہ ابلیس کی عبادت کرتا ہے۔ اور ابلیس کی عبادت کرنا گناہ کبیرا ہے۔ خدا کے نزدیک مومن وہ ہے جو اٹھتے بیٹھتے اقرار ولایت علیؑ کرتا رہے۔ یہ سچے مومن کی شناخت ہے۔

اے مومنوں ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب منافقین ہماری ولایت کے مقابلے میں شیطان کی ولایت کو لے آئیں گے۔ اور منافقین کا ٹولہ ہماری ولایت کا انکار کر دے گا۔ یہ وقت سچے مومنین کے امتحان کا وقت ہوگا اور حقیقی مومن وہی ہوگا جو اس کڑے وقت میں بھی ولایت علیؑ پر قائم رہے گا اور اس کا اقرار کرتا رہے گا۔ ہر مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تمام شیطانی ولایتوں کا انکار کر کے صرف ولایت علی کا اقرار کرے۔ کیونکہ یہی صراط مستقیم ہے۔

(حوالہ کتاب تجلی ولایت صفحہ ۱۰۸ طبع قم مولف باقر جعفری)

(واضح رہے کہ امامؑ نے اپنے اس خطبے میں نماز سمیت ہر عبادت میں علی ولی اللہ کے اقرار کو لازم قرار دیا ہے اور ولایت علی کے علاوہ ہر ولایت کو شیطانی ولایت کہا ہے یعنی آج کے مجتہد کی ایجاد کردہ ولایت فقیہ بھی باطل اور شیطانی ولایت ہے لعنت ہو ولایت فقیہ کو ایجاد کرنے والے مجسم شیطانوں پر)

مولا علیؑ کی حدیث ملکوتی

(یہ مولا علیؑ کا وہ خطبہ ہے جس سے نصیریت اور نصیری مسلک کی نفی ہوتی ہے)

آیت اللہ العظمیٰ کی منبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

ہم کو خدا مت کہو! کیونکہ ہم کو خدا کہنا ہماری شان میں کمی کرنے اور ہم کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ ہم لا محدود ہیں۔ ہم نہ سمجھ میں آنے والی ہستیاں ہیں۔ کمتر بشری سوچیں ہم تک نہیں پہنچ سکتیں۔ ہم تو وہ ہیں جن کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شایبہ ہوتا ہے۔ ہمارے تو غلام بھی خدای طاقتوں کے حامل ہیں۔ ہمی ہیں جو اپنے بندوں کو علم غیب سے نوازتے ہیں۔ ہمی نے اپنے غلاموں کو مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت سے نوازا ہمی ہیں جو اپنے عاشقوں کو رازق بنا دیتے ہیں۔ ہمی ہیں جو اپنے مومن بندوں کو نورانی ہستیوں میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ ہمارے عشاق کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی شان میں کئی قرانی آیات نازل ہوئیں۔

ہم ربوں کے رب ہیں۔ خالقوں کے خالق ہیں۔ رازقوں کے رازق ہیں۔ مالکوں کے مالک ہیں۔ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں۔ دنیا کا دانا سے دانا انسان بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا انسانی ذہن کبھی ہمارا احاطہ نہیں کر سکتے۔ ہم خدا کے وجود کی اکلوتی دلیل ہیں۔ ہم ہی خدا کے وجود کی وجہ ہیں ہم خدا پر احسان کرنے والی ہستیاں ہیں۔

(حوالہ کتاب [illegible] مولف باقر [illegible])

(بیشک مولا علی کی ذات الحمد وحدتوں کی خالق ہے اور مولا کی ذات پر اسم، جسم اور صفت کا اطلاق کرنا مولاؑ کو محدود سمجھنے کے مترادف ہے اور مولا کو محدود سمجھنا ہی مقصری اور شرک ہے۔ ساتھ ہی انسانی عقول مقام و منزلت مولاؑ کے ادراک سے قاصر ہے)

خطبة البيان

آیت اللہ العظمی رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

ہیں میں وہ ہوں جس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں، میں وہ ہوں جس کے پاس سلیمان کی انگوٹھی ہے (یعنی تمام جن و انس اور تمام خلائق پر متصرف ہوں) میں لوح محفوظ ہوں، میں جنب اللہ ہوں اور قلب خدا ہوں، میں لوگوں کی آنکھوں اور قلوب کو پھیرنے والا ہوں۔ ان کی بازگشت میری طرف اور ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے۔ میں وہ ہوں جس کے پاس گزشتہ اور آئندہ کا علم ہے۔ آدم کا ساتھی میں ہوں نوح کا مددگار میں ہوں اور میں ہی ابراہیم کا مونس ہوں۔ بادلوں کو پیدا کرنے والا میں ہوں۔

درختوں پر پتے پیدا کرنے والا میں ہوں۔ پھلوں کو اگانے والا میں چشموں کو جاری کرنے والا میں ہوں، زمینوں کو بچھانے والا میں ہوں، حق اور باطل میں فرق کرنے والا میں ہوں۔ جنت جہنم کا تقسیم کرنے والا میں ہوں، میں علم الٰہی کا خزانچی ہوں۔ میں صاحب روز قیامت ہوں۔ مجھ کو جھٹلانے والے پر جہنم ہے۔ میں خدا کا اسماء حسنیٰ ہوں۔ میں دنیا کے محلوں کو منہدم کرنے والا ہوں، میں مومنین کو قبروں سے نکالنے والا ہوں۔ میں ہی تکالیف میں مبتلا ایوب کا رفیق اور شفا عطا کرنے والا ہوں، میں وہ ہوں جس کی وجہ سے ابراہیم سلامت رہے اور انہوں نے میری بزرگی کا اقرار کیا۔ میں وہ ہوں جس نے تمام نبیوں کو مبعوث کیا، میں تمام عالمین کا پیدا کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے آسمانوں کو دعوت دی انہوں نے میرا حکم قبول کیا اور وہ وجود میں آگئے۔ میں سورج کو روشنی دینے والا اور صبح کو طلوع کرنے والا ہوں۔ میں ستاروں کو پیدا کرنے والا ہوں۔ میں قیامت کو برپا کروں گا، میں مومنین کی نماز، زکوٰۃ، حج اور جہاد ہوں۔ میں نشر اول اور آخر کا مالک ہوں۔ میں جنت کا مالک ہوں۔ میں ماؤں کے رحموں میں صورتوں کو بنانے والا ہوں۔ میں صاحب کوہ طور ہوں میں ہی کتاب مستور ہوں۔ میں وہ ہوں جس کے ہاتھ میں جنت اور جہنم کی کنجیاں ہیں۔ میں زندہ کرتا ہوں مارتا ہوں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں اسم اعظم ہوں۔ میں مشرق سے مغرب تک خلائق کے اعمال کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ میں کعبہ اور بیت الحرام ہوں۔ میں ہوں محمد مصطفیٰ ﷺ میں ہی ہوں علی مرتضیٰ اور میں ہی غفور و رحیم ہوں۔

(ینابیع المودۃ صفحہ ۱۴۰ طبع پاکستان)

زمانے سے پوچھو کہ عبادت کیا ہے
تمہی ہے عشق علیؑ تو عبادت کیا ہے
بن جاتی ہے عبادت عبادت علیؑ سے
خدا عبادت قبول کرتا ہے صدقے میں علیؑ کے

(شاعر اکبر حسینی)

حدیث طارق

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم عاشق حقیقی امام زمانہ عجل اللہ فرجہ نے فرمایا

امام کلمۃ اللہ، حجۃ اللہ، وجہ اللہ، نور اللہ، حجاب اللہ اور آیت اللہ ہوتا ہے۔ اس کو خدا منتخب کرتا ہے اور تمام مخلوق پر اس کی اطاعت واجب کرتا ہے۔ امام آسمانوں اور زمین پر اس کا ولی ہوتا ہے۔ خدا نے اس بات پر تمام بندوں سے عہد لیا ہے پس جس نے اس پر سبقت کی اس نے خدائے عرش سے کفر کیا۔ امام جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے پس امام ہی صدق اور عدل ہے امام کے لیے زمین سے آسمان تک ایک نور کا ستون نصب کیا جاتا ہے جس میں وہ بندوں کے اعمال دیکھتا ہے۔ امام لباس ہیبت و جلال میں ملبوس رہتا ہے اور بندے کے دل کا حال جانتا ہے اور غیب پر مطلع رہتا ہے امام تصرف مطلق ہوتا ہے وہ شرق تا غرب تمام اشیا کو دیکھتا ہے عالم ملک اور ملکوت کی کوئی شے اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ امام کو اللہ نے اپنی وحی کے لیے منتخب کیا اور اسے غیب کے لیے پسند کیا۔ امام کی ولایت سبب نجات ہے اس کی اطاعت زندگی میں فرض کر دی گئی ہے اور مرنے کے بعد وہی توشۂ آخرت ہے۔ معرفت امام ہی راس اسلام اور کمال ایمان اور معرفت حدود و احکام اور حلال و حرام کا بیان کرنے والا ہے۔ امامت وہ مرتبہ ہے جس پر سوائے اس کے جس کو اللہ منتخب کرے اور سب پر مقدم و حاکم و ولی بنائے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ امام وہ ہے جو انوار کے ساتھ بندگان خدا پر طلوع ہوتا ہے جس وہ کسی شے تک نہیں پہنچ سکتے۔ امام (ظلمات کی تاریکیوں میں) ارشاد کی جانب ہے وہی صراط الٰہی ہے جس کے راستے واضح ہیں اور وہ دلیل رہنما ہے۔ امام کا ظاہر ایک ایسا امر ہے جس پر کوئی حد نہیں ہو سکتا اس کا باطن ایسا غیب ہے جس کا کوئی ادراک نہیں کر سکتا۔ اس امر میں عقول حیران اور افہام سرگشتہ ہیں۔ یہ وہ حجت ہے جس کے سامنے بڑے بڑے اہل تحقیق ہیں۔ امامت کے ادراک سے علما قاصر، شعرا عاجز، بلغا و خطبا گونگے بہرے، فصحا عاجز اور زمین و آسمان تمام امام کی ایک وصف بیان کرنے سے بھی قاصر ہیں۔۔ آل محمدؐ کا مقام اس سے بلند ہے کہ کوئی وصف کنندہ اس کی توصیف کر سکے اور ان کی کنہ تک پہنچ سکے۔ اور تمام عالم میں کوئی کوئی ان کے ساتھ قیاس کر سکے۔ امام وہ ولی اور کلمہ والا ہے نورانی اور وحدانیت بخش ہیں۔ جو لوگ گمان کرتے ہیں کہ امامت آل محمدؐ کے علاوہ کسی اور میں بھی پائی جاتی ہے وہ جھوٹے ہیں۔ امام ہر رجس سے دور ہوتا ہے گناہوں سے پاک ہوتا ہے، علم رکھتا ہے اور اللہ کا منتخب کردہ ہے۔ وہ شیاطین کی جماعت میں سے نہیں ہے جو کہ حجاب خدا کے سوا کسی اور کو امام کہیں۔ امام کی اطاعت قیامت تک فرض کی گئی ہے خدا امام کے قلب میں اپنے اسرار رکھتا ہے اور خدا امام کی اپنی زبان گویا کرتا ہے۔ امام معصوم موفق من اللہ ہوتا ہے تمام دنیا کا علم ان کے علم کے مقابلے میں اور تمام انبیا کا ادراک ان کے رازوں کے مقابل اور تمام اولیا کی عزت ان کی عزت کے مقابل ایسی ہی ہے جیسے سمندر کے مقابل قطرہ اور صحرا کے مقابل ایک ذرہ۔ امام کے نزدیک زمین و آسمان ان کے ہاتھ کی ہتھیلی کی مانند ہیں۔ خدا کی جس صورت بالخصوص پہلو کا ذکر قرآن میں ہے وہ ان سب سے بڑی نشانیاں ہیں کیونکہ امام ہی جنب اللہ، وجہ اللہ، عین اللہ، علم اللہ، ید اللہ اور ہدایت اللہ ہیں گویا کہ ان کا ظاہر صفات ظاہرہ کا باطن اور ان کا باطن مخفی صفات کا ظاہر ہے یعنی وہ باطن کا ظاہر اور ظاہر کا باطن ہیں۔ امام ہی خدا سے واحد اور احد کے راز ہیں پس ان کے ساتھ کسی مخلوق کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی ذوات کے کلام سے پرندے تسبیح کرتے ہیں اور مچھلیاں سمندر میں ان کے حقیقی شیعوں کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ ورنہ عالم نہ ہوتا جب تک اس پر وہ عہد ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے لیا

(حوالہ کتاب الاسرار صفحہ اطلیا نستان)

آفتاب میں ہی جلوہ پوشیدہ دیکھ رہا ہوں
جو عکس سینہ میں ہے وہ خود دیکھ رہا ہوں
وہ بندگی ہے عشق کی ہر عبادت کے لیے
میں ان کے شعور کو دل میں دیکھ رہا ہوں

(شاعر امیر حسین)

خطبہ افتخاریہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم خالق حقیقی امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا

میں برادر رسولؐ اور ان کے علم کا وارث ان کی حکمت کا معدن اور ان کا رازدار ہوں ایک ایک حرف جو خدا نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا ہے وہ سب مجھ کو پہنچ گیا ہے۔ گزشتہ کا اور قیامت تک جو بھی ہونے والا ہے میں سب کا علم رکھتا ہوں۔ یوم قیامت میں ہی تمام بنی آدم پر مقدم رہوں گا اور تمام مخلوق کا حساب لوں گا اور ان کو درجات میں جگہ دوں گا میں ہی اہل نار کو عذاب دوں گا۔ مجھے زمین پر بار بار آنا ہے اور رجعت کے بعد آتا ہے جس نے ہماری تردید کی اس نے خدائے قدیم کی بات رد کی میں صاحب دعوات ہوں۔ میں ہی خدا کے وجود کی دلیل کا مالک ہوں۔ میں عجیب عجیب آیات والا ہوں میں تمام مخلوقات کے اسرار کا عالم ہوں۔ میں ہی فرشتوں کو ان کے مراتب پر مقرر کرتا ہوں۔ میں نے ہی روز ازل ارواح سے عہد لیا تھا میں ہی صاحب لوائے حمد ہوں میں بار بار بخششیں کرنے والا ہوں اگر میں اپنے تمام امور سے تمہیں مطلع کر دوں تو تم میرا انکار کرنے لگو گے اور برداشت نہ کر سکو گے۔ میں جابرین کو قتل کرنے والا اور دنیا و آخرت کا ذخیرہ ہوں۔ میں ہی جبرائیل کا صاحب و سردار ہوں اور میکائیل سے کام کا مطالبہ کرنے والا ہوں۔ میں ہی جامع احکام ہوں۔ میں ہی صدیق اکبر اور میں ہی فاروق اعظم ہوں۔ میں ہی باب یقین، امیر المومنین، صاحب خضر اور صاحب ید بیضا ہوں میں صاحب قصر بیضا اور جوش کنندہ جہنم کا مالک ہوں۔ میں وحی ہی کی وجہ سے بات کرتا ہوں میں ستاروں کا مالک ہوں۔ میں ہی وہ غائب ہوں جس کا امر عظیم کے لیے انتظار کیا جاتا ہے میں ہی عطا کرنے والا اور میں ہی خرچ کرنے والا ہوں۔ میں ہی دلوں پر قابو رکھنے والا ہوں میں ہی اپنی توصیف کرنے والا ہوں۔ میں خضر و ہارون کا صاحب ہوں میں موسیٰ اور یوشع بن نون کا صاحب ہوں میں جنت کا مالک ہوں میں ہی زلزلوں کا اور زمینیات کو اندر دھنسا دینے کا مختار ہوں۔ میں امام الابرار ہوں میں ہی بیت معمور اور سقف مرفوع اور بحر مسجور ہوں۔ میں ہی باطن حرم ہوں میں تمام امتوں کا سہارا ہوں۔ میں ہی اسم اعظم کا حامل ہوں۔ اگر میں نے کلام خدا اور قول رسولؐ نہ سنا ہوتا تو تم سب کو اپنی تلوار سے قتل کر دیتا اور آخر تک فنا کر دیتا۔ میں حقیقت ماہ رمضان اور شب قدر کا راز ہوں میں ہی ام الکتاب اور میں ہی فصل خطاب ہوں۔۔ میں ہی فاتحہ ہوں۔ میں ہی سفر و حضر میں صاحب نماز ہوں بلکہ میں ہی صوم و صلوٰۃ و روز و شب اور ماہ و سال ہوں۔ میں ہی صاحب حشر و نشر ہوں میں ہی امت محمدی کا بوجھ ہلکا کرنے والا ہوں۔ میں ہی رسول اللہؐ کے ساتھ آسمانوں سے گزرنے والا ہوں میں ہی قاب قوسین ہوں۔ میں ہی آسمان و زمین کا مالک ہوں میں ہی مایوسیوں میں فریاد رس ہوں۔ میں ہی آفتاب و زمین سے کلام کرنے والا ہوں۔ میں باب سجود ہوں میں ہی عابد و معبود اور شاہد و مشہود ہوں۔

(جوہر نبی و سر دو صفحہ ۱۲۸ شیعہ پاکستان)

عزادار حسینی

آیت اللہ العظمیٰ منبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا:

سید الشہداء مولا حسین جل جلالہ کا غم اس قدر عظیم ہے کہ خود اللہ بھی غم حسینؑ میں سوگوار ہے اور تا قیامت غم حسینؑ میں عزاداری کرتا رہے گا۔ اللہ ہر چیز سے بے نیاز ہے مگر ذکر حسینؑ سے بے نیاز نہیں ہے۔

(جواہر نور المصرا صفحہ [illegible] طبع قم)

آیت اللہ العظمیٰ منبر معظم امام برحق مولا باقر جل جلالہ نے فرمایا:

میرے لیے یہ بات زیادہ باعث فخر نہیں ہے کہ میں آل رسولؐ ہوں یا میں امام وقت ہوں۔ میرے لیے سب سے زیادہ باعث فخر بات یہ ہے کہ میں اپنے دادا حسین جل جلالہ کا اولین عزادار ہوں۔ میں مولا حسینؑ کا اولین نوحہ خواں ہوں اور مقتل حسینی کا پہلا راوی ہوں۔۔

(جواہر نور المصرا صفحہ [illegible] طبع قم)

(غور فرمایں عزاداری مولا حسینؑ وہ عبادت ھے جس کو انجام دینا اللّٰہ پر بہی ضروری ھے۔ اور امام بر حق عزادار حسینؑ ھونے کو اپنے لیے باعث فخر سمجھتے ھیں ... مگر آج کا نجس نا پاك مقصر مولوی کہتا ھے عزاداری غیر ضروری ھے اور اکثر مولوی عزاداری کے خلاف فتوے بازی کرتے رھتے ھیں۔ کیا مولویوں کا یہ اقدام اللّٰہ اور معصومینؑ کے احکامات اور سنتوں کی نا فرمانی نہ ہیں ؟)

معرفت ذکر حسینؑ

آیت اللہ العظمٰی رہبر معظم امام برحق مولا زین العابدین جل جلالہ نے فرمایا:

ملعون ہے وہ شخص جو میرے بابا کے ذکر کو پیسوں میں تولتا ہے۔ ذکر سید الشہداؑ بیش قیمت عبادت ہے اور اس کو دولت میں تولنا کفر ہے۔ دنیاوی مال و دولت کو میرے باباؑ کے ذکر سے دور رکھو۔ ذکر حسینؑ اللہ کا ذکر ہے۔۔ اللہ خود میرے بابا کا ذکر کرتا ہے اللہ میرے باباؑ کا سب سے پہلا ذاکر ہے۔ میرے بابا کا ذکر کرنا سنت رسولؐ ہے یہ وہ عبادت ہے جو سب سے عظیم ہے اور اس کا کوئی نعم البدل نہیں ہے میرے باباؑ کے ذکر کو اپنے لیے کاروبار مت بناؤ بلکہ اس میں اپنی عاقبت اور آسودہ آخرت تلاش کرو۔ ذکر حسین ابن علیؑ بخشش انسانیت کا ضامن ہے اس ذکر کی قدر و قیمت پہچانو۔ دولت کے بدلے میرے باباؑ کے ذکر بیچ کر اپنی عبادت کو خیانت میں نہ بدلو۔ جب کوئی ذکر حسینؑ کا کاروبار کرتا ہے تو ہماری دادی زہراؑ کا دل خون کے آنسو روتا ہے ۔ اور بی بیؑ اپنے لال کے ذکر کے سوداگروں پر لعنت کرتی ہیں۔

(مہر شمس شریعہ صفحہ ۱۰۱ طبع نجف مولف شیخ جواد حسینی)

(مولا سجادؑ فرما رہے ہیں کہ ذکر حسین کو دولت میں نہ تولو ۔ مگر افسوس آج کے دور کے کچھ نام نہاد علماء و ذاکرین نے ذکر حسینؑ کو اپنے لیے بزنس بنایا ہے اور یہ عبادت باقاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کر چکی ہے۔۔ مولویوں کی باقاعدہ بکنگ ہوتی ہے۔۔ مولوی ایک ایک مجلس پڑھنے کے لاکھوں روپے اپنے منہ سے طلب کرتے ہیں اور مولوی کی بولی لگتی ہے۔۔ مولاؑ کے ذاکر کو نذر کے طور پر اپنی مرضی سے کچھ دینا غلط نہیں ہے بلکہ مولاؑ کے ذاکر کو نذر و نیاز دینا سنت معصومینؑ ہے مگر جس انداز میں آج کل کے مولوی نے ذاکری مولا حسینؑ کو کاروبار بنایا ہے وہ سراسر غلط ہے۔ اور قول معصوم کی روشنی میں کفر ہے)

عید

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا سجاد جل جلالہ نے فرمایا:

مخلوق تو اپنی عید میں خوش ہے مگر ہماری عید صرف ماتم حسینؑ ہے۔ آل محمدؑ اب تا قیامت سوگوار ہیں اور دنیاوی خوشیوں کا آل محمدؑ اور ان کے چاہنے والوں سے کوئی تعلق نہیں۔

(حوالہ تحریر قم صفحہ ۱۰ طبع قم مولف سید علیم اوصے الکافی)

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق بی بی زینب جل جلالہ نے فرمایا:

میرے باباؑ کی شہادت کے بعد جب عید آئی تو سب مسلمان آپس میں عید مل رہے تھے ہر طرف خوشی کا ماحول تھا۔ مگر ہمارا گھر سوگوار تھا ہم منتظر تھے کہ کوئی مسلمان آئے گا اور ہمیں ہمارے بابا کا پرسا دے گا مگر کوئی مسلمان ہمارے باباؑ کا پرسا دینے نہ آیا اور ہم تنہا ہی اپنے بابا کو روتے رہے۔ آل رسولؑ پر اب کبھی خوشی نہیں آئے گی۔ خانوادہ رسولؑ اب تا قیامت عزادار رہے گا۔

(حوالہ تحریر قم صفحہ ۱۰ طبع قم مولف سید علیم اوصے)

(معصومینؑ فرماتے ہیں کہ آل رسولؑ اب قیامت تک کے لیے سوگوار ہیں۔ ہماری عید ماتم حسینؑ ہے۔۔۔ مگر معصومینؑ کے دیگر فرمودات کی طرح اس فرمان کو بھی جھٹلا دیا گیا ہے اور آج محمدؐ و آل محمدؑ سے محبت رکھنے کا دعوا کرنے والے بھی بڑے جوش و خروش سے عید مناتے ہیں اس کے باوجود کہ معصومینؑ سوگوار ہیں)

خطابِ مختار سخفی

جب حضرت مختارؒ کے سامنے کوفے میں آل رسولؐ کو اسیر بنا کرلایا تو حضرت مختارؒ نے گریہ و ماتم کرتے ہوئے فرمایا

اے ابن زیاد لعنت ہو تجھ پر اور تیرے اجداد پر۔ کیا تو نہیں جانتا کہ تو کن ہستیوں پر مظالم ڈھا رہا ہے

علی ابن حسینؑ کے قدموں میں تو نے بیڑیاں ڈالی ہوئی ہیں کیا تو نہیں جانتا کہ یہ میرے رب کے قدم ہیں۔ جن ہاتھوں میں تم نے ہتھکڑیاں ڈالی ہوئی ہیں وہ میرے معبود کے ہاتھ ہیں۔ جس حسینؑ کے سر کے ساتھ تم لوگ بے حرمتی کر رہے وہ اسی حق کا سر ہے جو پوری کائنات کا رازق ہے۔

جن پاک و مطہر بیبیوں کو تو نے اپنے دربار میں بے پردہ کھڑا کیا ہوا ہے، کیا تو ان کی حقیقتوں سے واقف نہیں ہے؟ ذرا مسکری کا پردے کو اپنی آنکھوں سے ہٹا کر دیکھ یہی تو ہم سب کے پروردگار ہیں۔ انہی میں تو ہمارا خدا پوشیدہ ہے۔

(حوالہ روضۃ المختار صفحہ ۱۸ طبع مشہد مولف آغا خراسانی)

خطاب ابولولو فیروز

میں اس شیطان بن شیطان کا قاتل ہوں جس نے بنت نبیؐ کا دل دکھایا تھا۔ میں اس ابلیس مجسم کا قاتل ہوں جس نے آل رسولؐ کو اذیت پہنچائی۔ میں دنیا کی سب سے بڑی اولادِ حرام خلفِ ملعون کا قاتل ہوں۔ میں اس پلید کا قاتل ہوں جس نے پاک بی بی سیدہؑ کو شہید کیا۔ ہاں میں عمر کو جہنم رسید کرنے والا خوش نصیب جنتی ہوں۔ میں نے یہ عمل سراسر اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کیا ہے اور مجھے اس عظیم عمل پر کوئی ندامت نہیں۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے اس عمل کا ثواب دنیا کی ہر عبادت سے زیادہ ہے اور خدا کی نظر میں میرا مقام متقی اور پرہیزگار ترین بندوں سے بھی زیادہ ہے۔ میں نے حرامی ابن حرامی کو تڑپا تڑپا کر تکلیفیں دے دے کر مارا۔ اور ہر وار پر میرے دل سے صرف یہ صدا آتی تھی کہ بس میرے اس عمل کے نتیجے میں مجھے مخدومہ کائنات پاک سیدہؑ کی خوشنودی حاصل ہو جائے۔ میں تب تک ابن خطاب کو تڑپاتا رہا جب تک میرے کانوں میں ایک آواز نہ آگئی کہ ابولولو ہم تم سے راضی ہوئے۔ تم بیشک جنتی ہو۔

(حوالہ حکایات فارس صفحہ ۱۰ طبع تہران)

شانِ محمدؐ و علیؑ

حضرت سلمان فارسیؓ نے شانِ محمدؐ و علیؑ بیان کرتے ہوئے فرمایا میں نے اپنے آقاؤں (محمدؐ و علیؑ) کو جن حالات میں دیکھا ہے ان حالات کو اگر کوئی اور انسان دیکھتا تو پاگل ہوجاتا یا مرجاتا۔ مگر میرے آقاؤں نے میرے دل کو ادراک اور معرفت سے لبریز کردیا ہے اس لیے میں وہ اسرار و حقائق بھی برداشت کرپایا جن کو برداشت کرنا کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ میں نے فرش پر محمدؐ اور علیؑ کو طویل سجدے ادا کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور عرش پر انہی محمدؐ و علیؑ کے قدموں پر تمام خدائی کو سجدہ ریز بھی دیکھا ہے۔ میں نے فرش پر مخلوق کو محمدؐ و علیؑ پر ظلم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے اور عرش پر انہی محمدؐ و علیؑ کو مخلوق کو خلق کرتے اور ان کے جسم میں روح پھونکتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں نے فرش پر محمدؐ و علیؑ کو سخت محنت مشقت مزدوری کرتے دیکھا ہے اور عرش پر اپنے انہی آقاؤں کو ملائکہ کو خلق کرتے اور ان کو ان کے مراتب و مناقب پر فائز کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ جن محمدؐ و علیؑ کو میں نے فرش پر طویل فاقے کرتے دیکھا انہی محمدؐ و علیؑ کو عرش پر تمام مخلوقات میں رزق تقسیم کرتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔ میں نے کئی بار محمدؐ کو علیؑ ہوتے ہوئے اور کئی بار علیؑ کو محمدؐ ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اپنے آقاؤں کو خالق بھی دیکھا ہے اور مخلوق بھی، میں نے انہیں ساجد بھی دیکھا ہے اور مسجود بھی، میں نے انہیں عابد بھی دیکھا ہے اور معبود بھی۔ میں نے انہیں بندہ بھی دیکھا ہے اور رب بھی۔ مگر خدا کی قسم سلمان سب کچھ دیکھ کر بھی کچھ نہ دیکھ سکا سلمان بہت کچھ جان کر بھی بہت کچھ سے انجان رہا۔ سلمان محمدؐ و علیؑ کے اتنے قریب رہ کر بھی یہ نہ جان پایا کہ محمدؐ و علیؑ کی حقیقت کیا ہے۔

(جواہر قرطاس صفحہ ۸۸ طبع تہران مولف علی رضا بیدلی)

آیت اللہ کون؟

مقصرین نے ہر مقام پر دین کا چہرہ مسخ کرنے اور حقِ معصومینؑ پر ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کی ہے اسی کی ایک مثال لقب آیت اللہ پر قبضہ ہے۔ آج جس پلید اور کم ظرف ملا کا دل چاہتا ہے وہ آئینے میں اپنی مکروہ شکل دیکھے بغیر خاص معصومینؑ کے لیے مختص لقب آیت اللہ کو غصب کرلیتا ہے۔ جبکہ حدیثِ معصومؑ سے ثابت ہے کہ آیت اللہ صرف معصومینؑ ہوتے ہیں اور کوئی نجس مولوی آیت اللہ نہیں ہوسکتا۔

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا مولا امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ہم جنب اللہ ہیں ہم عین اللہ ہیں ہم قلب اللہ ہیں ہم لسان اللہ ہیں ہم آیت اللہ ہیں ہم ید اللہ ہیں یہ صرف ہمارے (معصومینؑ کے) القاب ہیں۔ ہمارے علاوہ کسی کو حق نہیں کہ ان القاب کو اپنے لیے استعمال کرے۔

نزولِ محمدؐ و آلِ محمدؐ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ منبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا

ہماری (معصومینؑ کی) دنیا میں آمد عام انسانوں کی طرح نہیں ہوتی۔ ہم ہر طرح کے بشری تقاضوں سے پاک ہیں۔ بشریت کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم کبھی کسی صلب یا کسی رحم میں نہیں رہے۔ ہم تو اللہ کی طرف سے زمانے پر ظاہر کیے جاتے ہیں۔ ہم اپنی آمد اور اپنی بازگشت پر مکمل طور پر قادر ہوتے ہیں۔ ہم جب چاہتے ہیں اس جہاں میں آتے ہیں اور جب چاہتے ہیں اس جہاں سے چلے جاتے ہیں۔ ہم کسی بھی انسانی ضرورتوں اور مجبوریوں کے محتاج نہیں۔ ہم دنیا میں انسانوں کی طرح رہتے ہیں تاکہ انسانیت کو روشِ حیات سکھا سکیں۔ ہماری کسی نجاست اور کثافت سے کوئی تعلق نہیں۔ ہم پاکیزگیوں کے حامل ہیں۔ ہم اتنے ہی پاک و پاکیزہ ہیں جتنا اللہ پاک و پاکیزہ ہے۔ ہم میں اور عام انسان میں اتنا ہی فرق ہے جتنا آسمان اور زمین میں فرق ہے۔

ہم کو کبھی اپنے جیسا مت سمجھو تم کبھی بھی ہم جیسے نہیں ہو سکتے۔ ہم انسانوں کی طرح دکھتے ضرور ہیں مگر ہم بشر ہیں نہیں۔ بشر تو ہماری خلق کی ہوئی صرف ایک خلقت ہے۔

(حوالہ بحار علم و حکمت، مطبوعہ نجف، مولف محسن الحکیم)

(معصومؑ کے اس فرمان کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ معصومینؑ کا ظہور ہوتا ہے نزول ہوتا ہے معصومین کی ولادت یا پیدائش نہیں ہوتی۔)

غالی کون؟

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ معصومینؑ سے عشق رکھنے والے اہل ولایت ملنگوں ماتمیوں جلالی مولائیوں کو منافق مقصر مولوی اور ان کے نمائندے غالی اور نصیری کے القابات سے نواز دیتے اور حقیقی شیعیان حیدر کرارؑ کے حوالے سے معاشرے میں غلط فہمیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ میں نے اپنی پچھلی کتاب میں حقیقت نصیریت پر روشنی ڈالی تھی اور واضح کیا تھا کہ نصیریوں کا مذہب اور ان کے عقاید کیا ہیں۔ اور پاکستان میں کوئی نصیری موجود نہیں اور نصیری مذہب کے حامل زیادہ تر افراد ایران عراق اور شام میں پائے جاتے ہیں۔ نصیری وہ ہوتے ہیں جو صرف مولا علی کو اللہ مانتے ہیں اور باقی معصومینؑ پر ان کا ایمان نہیں ہوتا وہ نہ رسولؐ پر ایمان رکھتے ہیں نہ قرآن پر ان کا یقین ہوتا۔ نصیری نہ ماتم کرتے ہیں نہ فرش عزا بچھاتے ہیں۔ جبکہ جن مومنین پر یہاں ہمارے معاشرے میں نصیری ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ ۱۴ معصومینؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور معصومین کو ایسے مانتے ہیں جیسے ماننے جانے کا حق ہے۔ مجلس و ماتم برپا کرتے ہیں۔ رسولؐ اور قرآن پر ایمان کامل رکھتے ہیں اور یہی حقیقی مومن ہوتے ہیں جن کو ہمارے معاشرے میں نصیری کے نام سے بدنام کیا جاتا ہے۔ یہ تمام حقایق میں اپنی پچھلی کتاب مودت معصومینؑ میں سامنے لا چکا ہوں۔ اب میں غالی ہونے کا الزام جو اکثر مومنین پر لگتا ہے اس کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ عام طور پر مقصر مولوی کہتے ہیں کہ غالی وہ ہوتے ہے جو (نعوذ باللہ) علی کو حد سے بڑھا دیتے ہیں اور مولاؑ کے بے جا فضایل بیان کرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ غور فرمایں فرمان معصومین کی روشنی میں دراصل غالی ہیں کون۔ آیت اللہ العظمیٰ کی رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ غالی کون ہوتے ہیں اور ان کا اللہ کی نظر میں کیا مقام ہوتا ہے؟ مولا صادقؑ نے فرمایا غالی کافر سے زیادہ بدتر اور نجس ہوتا ہے۔ غالی وہ ہوتا ہے جو مخلوق کو خالق کے برابر سمجھتا ہے۔ اور مخلوق کی ویسے ستایش و عبادت کرتا ہے جیسے خالق کی کی جاتی ہے۔ غالی وہ ہے جو خالق کی عبادت چھوڑ کر مخلوق کی پرستش کرتا ہے۔ شخص نے دریافت کیا کہ مولاؑ جو افراد آپ کے فضایل بیان کرتے ہیں آپ کی ستایش کرتے ہیں کیا وہ بھی غالی ہیں؟ امامؑ نے جواب دیا تم نے ہم معصومینؑ میں ایسا کیا دیکھ لیا جو تم ہم کو مخلوق سمجھ بیٹھے؟ ہمی تو وہ خالق و مالک ہیں جنہیں سجدے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ کاینات جب سے خلق ہوئی ہے ہماری ہی عبادت میں مصروف ہے۔ ہم معصومینؑ ہی تو وہ ذکر اللہ ہیں جن کا ذکر کرنا اللہ پر بھی فرض ہے۔ اور غالی وہ بدبخت ہیں جو ہمارے حق کو غصب کرتے ہوئے مخلوق کو ہمارے ان درجات اور مناقب پر فائز سمجھ لیتے جو صرف ہمارے لیے مختص ہیں۔ قابل ستایش، قابل عزت، قابل تحسین ہستیاں صرف ہم معصومین کی ہیں۔

(جواہر اصول جعفریہ صفحہ ۹۹ طبع نجف علامہ مہدی نجفی)

شہادت مولا حسینؑ کے موقع پر جنات کی گریہ وزاری

عصر عاشور کو جب مولا حسینؑ کو شہید کیا جا رہا تھا تب جنات نے جو نوحہ خوانی کی تھی اسے نجف کے جید عالم دین علامہ ابراہیم موسوی نے اپنی کتاب اسرار الہی میں کچھ یوں رقم کیا ہے۔

آج اللہ کی حقیقت قتل ہوئی۔۔۔آج توحید کا مجسم پیکر قتل ہوا۔۔۔

"آج خالق کی گردن پر خنجر چلا اور اللہ کا لہو اس سرزمین پر بہہ گیا۔ آج وہ قتل ہوا جس کے دم سے یہ فرش اور عرش قائم ہیں۔آج اس کو مار دیا گیا جس کے دم سے مخلوقات سانسیں لیتی ہیں۔ آج وہ جا رہا ہے جس نے حیات کو حیات بخشی۔ آج وہ شہید ہوا جو کرم کا خالق ہے۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے اپنے نبیؐ کے نواسے کو قتل کیا۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے پاک سیدہؑ کے دلارے کو قتل کیا۔ لعنت ہو ان پر جنہوں نے اللہ کے رزق کو شہید کیا۔

اے ہم کو وجود میں لانے والے حسینؑ تم پر ہمارا سلام
اے ہم کو رزق دینے والے حسینؑ تم پر ہمارا سلام
اے ہمارے وارث و ناصر حسینؑ تم پر سلام
اے انسانیت کو زندہ رکھنے والے حسینؑ تم پر سلام

عزائے حسینیؑ

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا موسی کاظم جل جلالہ نے فرمایا:

عزائے حسینؑ اعلی ترین عبادت ہے اور اس عبادت کی کوئی حدود نہیں۔جہاں تک ہو سکے سید الشہدا حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرو اگر دوران گریہ و ماتم تمہاری آنکھوں یا جسم سے خون جاری ہو جائے تو اس امر کا ثواب بے حساب ہے۔ غم مولا حسینؑ میں جو آنسو جاری ہوتے ہیں اور ماتمی کے جسم سے جو پسینہ بہتا ہے اس سے ملایک خلق ہوتے ہیں۔یہ ایک ایسی عبادت ہے جو نہ فروع دین ہے نہ اصول دین ہے بلکہ یہ عبادت روح دین ہے۔عزائے حسینؑ کے بغیر دین کا وجود ہی باقی نہیں رہتا۔جو شخص صف عزا بچھاتا ہے اور عزاداری حسینؑ برپا کرتا ہے اگر وہ کوئی اور عبادت نہیں بھی کرتا تو اس کی بخشش ممکن ہے مگر اگر کوئی تمام عبادتیں انجام دیتا ہے مگر عزاداری حسینؑ نہیں کرتا تو اس کی ساری عبادتیں بیکار ہیں۔ (احمد مدارج صحیح، صفحہ ۲۰۶، طبع قم، مولف علی بخشی)

مدحت مولا علیؑ میں حضرت شاہ حسین لال شہباز قلندرؒ کے چند اشعار

حیدریم قلندرم مستم
بندہ مرتضیٰ علی ہستم
پیشوا تمام رندانم
کہ سگ کوی شیر یزدانم
از مہ عشق شاہ مستم
بندہ مرتضیٰ علی ہستم
من بغیر از علیؑ ندانستم
علیؑ اللہ از ازل گفتم
حیدریم قلندرم مستم
بندہ مرتضیٰ علی ہستم

ترجمہ: حیدری ہوں قلندر ہوں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔ میں تمام اولیاء و اصفیا کا پیشوا ہوں مگر اپنی تمام تر عظمت کے باوجود مولا علیؑ کی گلی کا سگ ہوں مولا علیؑ کے عشق کے نشے میں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔ میں علیؑ کے سوا کچھ نہ جانتا ازل سے علی کو ہی علیؑ کہتا ہوں۔: حیدری ہوں قلندر ہوں مست ہوں۔ علی مرتضیٰ کا بندہ ہوں۔

(حوالہ دیوان قلندر، پاکٹ)

صوفی بزرگ مولوی مثنوی روم جن کے کلام کو فارسی زبان میں قرآن کے بعد سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور ایران کے تمام علما رومی کے عقاید اور خیالات کو برحق مانتے ہیں۔ رومی کے چند اشعار پیش خدمت ہیں جن سے ان کا عشق مولا علیؑ ظاہر ہوتا ہے۔

حج و نماز است و صیام اللہ مولانا علیؑ

رازق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان

مامور امر کن فکان اللہ مولانا علیؑ

سلطان بےمثل و نظیر پروردگار بی وزیر

دارندہ برنا و پیر اللہ مولانا علیؑ

دارندہ لوح و قلم پیدا کن خلق از عدم

میر عرب فخر عجم اللہ مولانا علیؑ

ترجمہ: حج، نماز اور روزہ ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔ تمام بندوں کے رازق ہیں تمام طالبوں کے مطلوب ہیں۔ امر کن فیا کن کے مالک ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔ بے مثل سلطان ہیں بے نظیر پروردگار ہیں۔ ہر ولی اور پیر کے مالک و آقا ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔ لوح و قلم کے مالک ہیں انہوں نے ہی خلقت کو پیدا کیا ہے۔ میر عرب ہیں اور عجم کا فخر ہیں میرے اللہ میرے مولا علیؑ۔

(حوالہ مثنوی معنوی روم)

شانِ مولا علی علیہ السلام

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا علی جل جلالہ نے فرمایا:

میں خالقوں کا خالق ہوں۔ میں ناسمجھ میں آنے والی عجیب عجیب خلقتوں کو خلق کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے اپنے وجود کو خود خلق کیا۔ میں نے ہی تمام ملایکہ اور انبیا کو احسن ترین طریقے سے خلق کیا۔ میں اللہ کی موجودگی کا خالق ہوں۔ میں فکر توحید کو کا خالق ہوں۔ میں اللہ کے وجود کی تمام تر دلیلوں کا خالق ہوں۔ میں کہتا ہوں کوئی اللہ ہے تو ہے ورنہ اگر میں کہ دوں کہ کوئی اللہ ہے ہی نہیں تو دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی موجودگی ثابت نہیں کرسکتی۔ میں اسم اللہ کا خالق ہوں۔ اللہ کا کوئی علم اور طاقت ایسی نہیں ہے جو مجھ تک نہ پہنچی ہوں جو علم میرے پاس نہیں ہے وہ علم یقینی طور پر اللہ کے پاس بھی نہیں ہے۔ جو جو اللہ کے پاس ہے وہ میرے پاس ہے جیسا جیسا اللہ ہے ویسا ویسا میں ہوں۔

(حوالہ بحار الانوار صفحہ ۵۰ طبع نجف مولف محمد صادق ہمدانی)

فضایل مولا حسن مجتبی علیہ السلام

آیت اللہ العظمی رہبر معظم امام برحق مولا حسن مجتبی جل جلالہ نے فرمایا:

مجھے اللہ نے بے پناہ اختیارات سے نواز ہوا ہے۔ میں چاہوں تو شمال کو جنوب میں اور جنوب کو شمال میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو آسمان کو زمین پر اور زمین کو آسمان پر لے جاوں۔ میں چاہوں تو جنت کو جہنم میں اور جہنم کو جنت میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو عرب کو عجم میں اور عجم کو عرب میں بدل دوں۔ میں چاہوں تو مرد کو عورت میں اور عورت کو مرد میں بدل دوں۔ میں اتنا اختیار رکھتا ہوں کہ ایک لمحے میں دنیا کو نیست و نابود کر دوں اور اگلے ہی لمحے میں اس سے زیادہ حسین دنیا قایم کر دوں۔ میں اللہ کے تمام تر جاہ و جلال کا مالک ہوں۔ میں رحمتوں کا امیر اور سردار ہوں۔

(حوالہ جلاء الحسن، صفحہ ۵۶۶، طبع قم مولف احمد حسین تربتی)

عظمت مولا امام تقی علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے فرمایا:

جو بھی متقی بننا چاہتا ہے جو بھی تقویٰ حاصل کرنا چاہتا ہے وہ در مولا امام تقی پر سجدہ کرے اور مولا امام تقی سے تقویٰ کی بھیک مانگے۔ مولا تقی تمام تر تقووں کے خالق ہیں اور فرش و عرش کے تمام متقیوں کے ارباب ہیں۔ متقیوں کو رزق تقویٰ فراہم کرنے والی ہستی مولا امام تقی کی ہے۔ تمام عبادتیں، تمام ریاضتیں، تمام حاجتیں در مولا تقی سے ہو کر ہی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوتی ہیں۔

(حوالہ اسرار تقویٰ صفحہ ۱۸۶ طبع مشہد مولف آقا حسانی)

مناقب آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم سیدہ بی بی زینب سلام اللہ علیہا

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا:

دین الٰہی پر سب سے زیادہ احسان کرنے والی ہستی بی بی زینب کی ہے۔ اللہ کا دین اگر آج جہاں میں سلامت ہے تو وہ کربلا کی وجہ سے ہے اور اگر کربلا زندہ ہے تو بی بی زینبؑ کی وجہ سے۔ اگر بی بی زینبؑ نہ ہوتیں تو نہ ہی آج جہاں میں کربلا زندہ ہوتی نہ ہی آج اسلام کا وجود باقی ہوتا۔ آج اسلام صرف بی بی زینب کی دامن مبارک کے صدقے میں زندہ ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا نقی جل جلالہ نے فرمایا:

حضرت زینبؑ ہماری رازق ہیں۔ حضرت زینبؑ نے ہمیں رزق عزاداری سے نوازا ہے۔ بی بی زینبؑ خالق عزاداری ہیں۔

(حوالہ مناقب زینبیہ صفحہ ۱۰۹۷ طبع نجف مولف زاہد حسن نجفی)

بحر الفضل میں ابولفضل للعباس جل جلالہ کے فضایل

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے مولا عباس جل جلالہ کے فضایل بیان کرتے ہوے فرمایا:
ابوالفضل العباسؑ تو خود تمام تر فضیلتوں کو وجود میں لانے والے ہیں ان کے فضایل بیان کرنا ناممکن ہے۔ عباسؑ اللہ کے تمام تر فضل اور کرم کے مالک ہیں۔ عباسؑ ہی فضل حسین کے خالق اور سردار ہیں۔ کاینات کی تمام تر فضیلتیں عباسؑ کی خلق کردہ مخلوق ہیں۔ تمام فضیلتیں شب و روز در عباسؑ پر سجدہ کرتی ہیں۔ عباسؑ پروردگار فضل ہیں۔
ہر معصومؑ کے جتنے بھی فضایل ہیں وہ ابوالفضل العباسؑ کے ہی خلق کردہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عباسؑ کا نام ابوالفضل رکھا گیا ہے۔
اے مومنوں! جب بھی زندگی میں کسی مصیبت اور پریشانی میں گھر جاو تو پاکیزہ نیت کے ساتھ ابوالفضلؑ سے مانگنا۔ یقیناً عباسؑ تم پر اپنے فضل و کرم کی بارش کردیں گے۔

(حوالہ العباس صفحہ ۱۳۸ طبع نجف، مولف ابو محمد زارع)

شان بی بی سکینہ جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا رضا جل جلالہ نے فرمایا
سکینہؑ اللہ کی اس گرانقدر رحمت و برکت کا نام ہے جس کو تمام انبیا کی رہنمائی کے لیے نازل کیا گیا۔ مگر ان کا مجسم نزول صرف قلب مولا حسینؑ پر ہوا۔ اللہ نے مولا حسین کی دل کی خوشنودی اور تسکین کی خاطر اپنی سب سے گرانقدر رحمت بی بی سکینہؑ کو نازل کیا۔ سکینہؑ اللہ کے تمام تر سکون اور امن کی خالق اور ضامن ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں چین، امن اور سکون دیکھو سمجھ جاو وہاں کے رہنے والوں سے بی بی سکینہؑ راضی ہیں اور جہاں اشتعال، بے چینی اور اضطراب دیکھو سمجھ جاو ان سے سکینہؑ ناراض ہیں۔
(حوالہ خطبات رضوی جلد ۱ صفحہ ۷۶ طبع مشہد)

مدحت مولا قاسم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسین جل جلالہ نے فرمایا:
اللہ کا تمام تر حسن قاسمؑ میں ملایا ہوا ہے۔ قاسمؑ اللہ کے لطیف ترین حصے سے وجود میں آیا ہے۔ کاینات نے قاسمؑ سے زیادہ لطیف اور حسین ہستی کا کبھی مشاہدہ نہیں کیا۔ اللہ نے اپنے تمام تر حسن اور رعنائی کو قاسمؑ میں اتار دیا ہے۔ قاسمؑ جمال خداوندی کا چلتا پھرتا عکس ہے۔ قاسمؑ کے حسن کی زیارت کرنے کی خاطر روزانہ ہزاروں ملایک اور انبیا عرش سے فرش پر آتے ہیں۔
(حوالہ مناقب آل محمد صفحہ ۵۵ طبع قم، مولف نجفی حیدری)

شان مولا زین العابدین جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا:

میرے بابا سجادؑ وہ عابد ہیں جن کی عبادت تمام عبادتیں کرتی ہیں۔ میرے باباؑ وہ سجاد ہیں جن کو خود سجدے بھی سجدہ کرتے ہیں۔ میرے باباؑ وہ قرآن ہیں جن کی تلاوت خود قرآن نازل کرنے والا کرتا ہے۔ میرے بابا سجادؑ باب العبادات ہیں اور کائنات میں ہونے والی تمام عبادتوں کو میرے باباؑ ہی شرف قبولیت بخشتے ہیں۔ میرے باباؑ اللہ کی عبادت کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ خود اللہ بھی میرے بابا کی عبادت کرتا ہے۔

فضایل بی بی ام کلثوم جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ نے فرمایا:

ایک روز مجھے پاک سیدہ طاہرہ بی بی زہرا جل جلالہ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا بی بی زہراؑ نے مجھ سے فرمایا لوگوں پر واجب ہے کہ جتنا میرا احترام کرتے ہیں اتنا ہی بی بی ام کلثومؑ کا احترام کریں۔ بی بی ام کلثوم جل جلالہ میرے تمام تر اختیارات کی مالک ہیں۔ اللہ کے نزدیک جو درجہ میرا ہے وہی درجہ ام کلثومؑ کا ہے۔ ام کلثوم خدائی اسرار سے اتنی ہی باخبر ہیں جتنی میں باخبر ہوں ام کلثومؑ طہارتوں اور پاکیزگیوں کو خلق کرنے والی بی بی ہیں۔ جس طرح بی بی زینبؑ مولا علیؑ کی بے مثل عکس ہیں ویسے ہی ام کلثومؑ بے مثال تصویر ہیں۔ (حوالہ مختار مجالس صفحہ ۸۸ طبع قم مولف محمد ہادی زنجانی)

شان مولا علی اصغر جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا محمد باقر جل جلالہ نے فرمایا میں نے مولا حسینؑ سے سنا کہ ایک روز مولا حسینؑ نے معرکۂ کربلا کے لیے اللہ سے امداد کی درخواست کی تو اللہ نے مولا حسینؑ سے فرمایا اے حسینؑ میں کربلا میں تمہاری اس شکل میں مدد کروں گا کہ تم بھی حیران ہو جاؤ گے۔ اللہ نے کہا میں خود کربلا میں آؤں گا اور تمہاری امداد کروں گا۔ مولا باقرؑ فرماتے ہیں جب کربلا میں مولا حسینؑ نے چاہا کہ اللہ ان کی امداد کو آئے تو اللہ نے اپنی تمام تر شان بے نیازی اور اپنی تمام تر معصومیت کے ساتھ علی اصغرؑ کی شکل میں ظہور کیا۔ اللہ نے کربلا میں اصغرؑ کی شکل میں مولا حسین کا ساتھ دیا۔

(حوالہ علم حق صفحہ ۱۲۳ طبع نجف مولف صادق حسینی)

مناقب مولا رضا جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا حسن عسکری جل جلالہ نے مولا رضاؑ کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا مولا رضاؑ کی ذات اللہ کی شان کریمی کا نمونہ ہے۔ خدا کی تمام تر رحمانیت، کریمی اور شفقت کا محور اور مظہر امام رضاؑ کی ذات ہے۔ اللہ کی تمام تر سلطنتوں کے سلطان، واحد کا نام رضاؑ ہے۔ مولا رضاؑ تمام جہانوں کے شہنشاہ اعظم ہیں۔ کائنات میں جو بھی مخلوقات ہماری ولایت پر قائم ہیں ان کی شفاعت کے ضامن مولا رضاؑ ہیں۔ مولا رضاؑ کی رضا ہی دراصل اللہ کی رضا ہے۔

(حوالہ: خصائص اہل سنت صفحہ ۹۹ طبع مشہد، مولف: اکبر خراسانی)

مدحت مولا باقر جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ نے فرمایا میرے بابا باقرؑ اللہ کے تمام تر علوم کا گنجینہ ہیں۔ تمام خداوندی علوم امام محمد باقرؑ میں سمائے ہوئے ہیں۔ اللہ کی عالمیت کو دیکھنا ہے تو مولا باقرؑ کا مشاہدہ کرو۔ خدا کا تمام علم مولا باقرؑ کی زبان اقدس سے گویا ہوتا ہے۔ کائنات کے تمام علوم مولا باقرؑ کے پروردہ ہیں۔ کوئی ایسا علم وجود نہیں رکھتا جو مولا باقرؑ کا تخلیق کردہ نہ ہو۔ مولا باقرؑ علم کے پروردگار ہیں۔ دنیا کے سارے عالم میرے بابا باقرؑ کے در سے رزق علم حاصل کرتے ہیں۔

(حوالہ: انوار رضا، صفحہ ۳۳ طبع قم، مولف: عباس دانشمند)

مقام مولا حسن عسکری جل جلالہ

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا جعفر صادق جل جلالہ سے دریافت کیا گیا کہ معصومینؑ میں سب سے افضل و برتر کون ہے؟ مولا جعفرؑ نے فرمایا تمام معصومینؑ کے درجات اور مناقب برابر ہیں۔ تمام معصومینؑ اتنے ہی بلند ہیں جتنا اللہ بلند ہے۔ مگر ہم سب میں سب سے منفرد اور یگانہ مقام مولا حسن عسکری کا ہے۔ کیونکہ ان کے گھر میں ہماری آخری حجت قائم آل محمدؑ کی آمد ہوگی اور پدر مہدیؑ ہونے کی وجہ سے حسن عسکریؑ کا مقام ہم سب سے جدا ہے۔ حسن عسکریؑ رحمتوں اور برکتوں کا منبع ہیں اور حسن عسکریؑ ہی وہ ہستی ہیں جن کے امر سے مہدیؑ ظاہر ہوں گے

(حوالہ: اقوال عسکری، صفحہ ۱۳۱ طبع نجف، مولف: باقر محمد)

منزلت مولا جعفر صادق علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا موسیٰ کاظم جل جلالہ سے ایک صحابی نے ان کے پدر بزرگوار مولا جعفر صادق کی سب سے بڑی فضیلت دریافت کی تو مولا کاظم نے فرمایا اللہ اور اس کے رسولؐ میرے بابا کے نام سے مشہور ہونگے۔
صحابی نے پوچھا وہ کیسے؟ مولا کاظم نے فرمایا میرے بابا نے دین محمدی کو کمال بخشا اور اتنا کمال بخشا کہ اللہ نے دین محمدی کو دین جعفریہ میں تبدیل کر دیا۔ اللہ اور رسولؐ بھی دین جعفریہ پر ہی قائم ہیں اسی لیے اللہ اس کا رسولؐ اور ہم تمام معصومینؑ جعفری ہیں۔ اور میرے بابا جعفر صادقؑ کے نام سے ہی مشہور رہونگے۔

(حوالہ۔ شیعہ مذہب حق، صفحہ ۱۲، طبع قم، مولف بہرام ارجمند)

شان مولا تقی علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا میں عرش اور فرش کے تمام حالات سے واقف ہوں۔ میں اس سے بھی واقف ہوں جو ہو چکا اور میں اس سے بھی واقف ہوں جو ہونے والا ہے۔ میں عالم علم لدنی ہوں، میں مالک علم باطن ہوں۔ میں علم غیب کا عالم اور وارث ہوں۔ میں تمام عالموں پر تصرف رکھتا ہوں۔ کوئی عالم ایسا نہیں جس سے میں واقف نہیں ہوں۔ میں تمام روحانی اور دنیاوی علوم کا عالم ہوں۔ میں اللہ کی قوتوں کا مجموعہ ہوں۔ میں جس کو چاہے ماردوں جس کو چاہے زندہ کر دوں۔ جس کو چاہے جنت سے نوازدوں جس کو چاہے جہنم میں دھکیل دوں۔ میں جہاں میں بولی جانے والی تمام زبانوں کا خالق ہوں۔ دنیا میں جتنی بھی بولیاں بولی جاتی ہیں وہ سب میری تخلیق کردہ ہیں۔ اور میں ہی ان زبانوں کو انسانی ذہنوں پر نازل کرنے والا ہوں۔

(حوالہ۔ حیات آل محمدؐ، صفحہ ۵۰، طبع قم، مولف آغا دوردی)

فضایل مولا موسیٰ کاظم علیہ السلام

آیت اللہ العظمیٰ رہبر معظم امام برحق مولا تقی جل جلالہ نے فرمایا مولا موسیٰ کاظمؑ وہ ہستی ہیں جنہوں نے اللہ کے دین کو مشکل ترین حالات میں سہارا دیا۔ خود زندگی بھر تکالیف و اذیت میں رہے مگر دین پر آنچ نہ آنے دی۔ موسیٰ کاظمؑ اللہ اور اس کے دین کے محسن ہیں۔ اللہ نے ان کے احسانات کے بدلے میں انہیں باب الحوائج بنا دیا۔ اب جہاں میں جہاں بھی حاجتیں پوری ہوتی ہیں وہ موسیٰ کاظم کی مرضی سے پوری ہوتی ہیں۔ خود اللہ بھی مخلوق کی کسی حاجت کو پورا نہیں کر سکتا جب تک موسیٰ کاظمؑ کی مرضی شامل نہ ہو۔ مخلوقات جہاں کہیں بھی دعا کرتی ہیں تو وہ دعا موسیٰ کاظم کی بارگاہ میں پیش کی جاتی ہے اور اگر موسیٰ کاظمؑ راضی ہوں تو اس دعا کو مستجاب کیا جاتا ہے۔

(حوالہ۔ مباحث المومنین، صفحہ ۷۵، طبع نجف، مولف علامہ عمار الحیدری)

اقرار ولایت علیؑ ہر عبادت میں واجب ہے

دور رسولؐ سے ہی مسلمان اپنی تمام عبادات میں ولایت مولا علیؑ کا اقرار کرتے آئے ہیں۔ تمام عبادات میں اقرار ولایت علیؑ ہر مسلمان پر واجب ہے۔ مگر ہر دور کے بد نسل مولوی، مفتی اور مجتہد نے ولایت پر حملے کو اپنی پہلی ترجیح سمجھا اور مختلف حیلوں اور ہتھکنڈوں کے ذریعے مسلمانوں کو ولایت علیؑ سے دور کر دیا گیا۔ دور رسولؐ سے حکومت عمری تک شیعہ سنی تمام مسلمان اذان، کلمہ اور (تشہد) نماز میں ولایت علیؑ کا اقرار کرتے رہے تھے۔ ولایت علیؑ پر پہلا حملہ تاریخ کے سب سے پہلے مجتہد علم اجتہاد کے خالق عمر بن خطاب نے اپنے دور حکومت میں کیا اور اذان، کلمہ اور (تشہد) نماز سے علی ولی اللہ کی گواہی کو خارج کر دیا۔ اہل سنت کے جید عالم دین ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب [illegible] میں لکھتے ہیں کہ دور عمر سے پہلے شیعہ سنی تمام مسلمان اپنی ہر عبادت میں علی ولی اللہ کی گواہی دیتے تھے۔ مگر عمر نے جس طرح اجتہاد کے ذریعے دین کے مختلف حصوں پر حملے کیے اور دین کا چہرہ مسخ کیا ویسا ہی حملہ ولایت علیؑ پر بھی کیا گیا اور مسلمانوں کو اس واجب شہادت سے دور کر دیا گیا۔ ولایت پر پہلا وار دور عمر میں ہوا۔ ولایت پر کاری حملہ یزید نے میدان کربلا میں کیا جہاں یزید ملعون نے کہا کہ اے حسینؑ علی ولی اللہ کی گواہی ختم کر دو باقی سب کچھ مجھے منظور ہے کیونکہ اللہ اور رسولؐ کی گواہی تو میں بھی دیتا ہوں۔ اس حوالے سے امام جعفر صادقؑ کا قول بھی موجود ہے جس میں امامؑ فرماتے ہیں کہ کربلا کا مقصد صرف علی ولی اللہ کی بقا تھا۔ کیونکہ اللہ اور رسولؐ پر تو تمام یزیدوں کا بھی ایمان تھا۔ ہر دور کے منکر، مقصر اور منافق کو پریشانی صرف ولایت علیؑ سے ہوتی ہے۔ عمر اور یزید کے اجتہادی حملوں کے بعد تیسرا حملہ مذہب شیعہ کے لبادے پر کیا گیا۔ محبان علیؑ ہر دور میں تمام تر مشکلات اور تکالیف سہنے کے باوجود ولایت علیؑ پر قائم تھے ان کو ایک سازش کے تحت ولایت سے دور کیا جانے لگا۔ مجتہدوں کی صورت میں مذہب جعفریہ میں عمر اور یزید کی اولادوں کو داخل کیا گیا جنہوں نے آہستہ آہستہ اپنے وہابی عقائد مذہب شیعہ میں داخل کرنا شروع کیے اور شیعوں کو بھی ولایت علیؑ سے دور کرنا شروع کیا۔ اس سلسلے میں پہلا حملہ (تشہد) نماز میں علی ولی اللہ کی گواہی کو خارج کر کے کیا گیا۔ جبکہ تمام معصومینؑ اپنی نماز، اذان سمیت اپنی ہر عبادت میں اقرار ولایت علیؑ کو فرض واجب کی حیثیت سے کرتے تھے۔ معتبر ترین شیعہ کتب بحار الانوار، فقہ امام رضاؑ، تحفۃ العوام، مقبول ولایت، رسول ولایت، تفسیر عیاشی، تفسیر نور الثقلین، تفسیر برہان، تفسیر صافی سمیت بے شمار کتب میں وہ تشہد موجود ہیں جو معصومینؑ اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے اور ان میں ہمیشہ ولایت علیؑ کی گواہی موجود ہوتی تھی۔ بحار الانوار جلد ۸۲ میں وہ تشہد موجود ہے جو امام جعفر صادقؑ اپنی نماز میں پڑھا کرتے تھے وہ تشہد کچھ یوں ہے: اشہد و انک نعم الرب و اشہد و انک محمدؐ نعم الرسول و اشہد و انک علیؑ ابن ابی طالب نعم المولا۔ اسی طرح اذان، کلمہ وغیرہ عبادتوں میں بھی ولایت علیؑ کا اقرار فرض ہے۔ علی ولی اللہ مذہب شیعہ کی بنیاد ہے اور ولایت کے بغیر مذہب کی کوئی حقیقت باقی نہیں رہ جاتی۔ مومنین پر لازم ہے کہ عمر اور یزید کی اولادوں خاص طور پر سیستانی، فیاض وغیرہ جیسے قوم فروش یہودی وہابی مجتہد مولویوں کی باتوں میں آ کر اپنی بنیاد کو نہ گرائیں۔ کیونکہ امام علیؑ کا قول ہے کہ جب مومنوں کو اقرار ولایت سے روکا جائے گا وہی وقت مومنوں کے امتحان کا وقت ہو گا اور حقیقی مومن وہی ہو گا جو اس کڑے وقت میں بھی ولایت علیؑ پر قائم رہے گا۔ خدا کے نزدیک مومن صرف وہ ہے جو اٹھتے بیٹھتے اقرار ولایت علیؑ کرتا رہے۔ یہی سچے مومن کی شناخت ہے۔ ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر ادا کی گئی ہر عبادت شیطان کی عبادت ہے۔۔۔۔ اللہ کی لعنت ہو تمام منکران ولایت علیؑ پر۔۔۔ لعنت ہو ہر اس شخص پر جو اپنی نماز، اذان، کلمہ یا کسی بھی عبادت میں ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتا۔

فتوا باز خمس خور مجتہدوں کی تردید اور ان پر تبرا کرنے کی وجوہات!!

فتوا باز خمس خور مجتہدین وہ اشخاص ہیں جو وہابیوں اور یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور ہمارے مذہب جعفریہ میں داخل ہو کر مسلسل ہمارے دین کا چہرہ مسخ کرنے میں مصروف ہیں اور وہابی و ناصبی عقائد کو مذہب جعفریہ میں داخل کرنے کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ وہ وجوہات جن کی بنا پر ہم مجتہدین پر تبرا کرتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ علم اجتہاد جو صرف اہل سنت کا تھا مجتہدین نے اس علم اجتہاد کو شیعت میں داخل کیا اور اجتہاد کی آڑ کے ذریعے قرآن اور احادیث معصومینؑ کو رد کر کے اپنی قیاس عقل کے ایجاد کردہ خرافات کو دین بنا دیا جو کفر ہے۔ کیونکہ معصومینؑ کا فرمان ہے کہ عقل یا قیاس کے ذریعے دین میں فیصلے نہیں کیے جا سکتے اور دین کی بنیاد فقط کتاب اللہ اور قول معصومؑ ہے قرآن اور احادیث محمدؐ و آل محمدؐ سے ہٹ کر مولویوں کی عقل یا قیاس کے ذریعے ہونے والے فیصلے سراسر باطل اور حرام ہیں۔

۲۔ مجتہدین نے معصومینؑ کی تقلید کو رد کر کے اس کے مقابلے میں اپنی تقلید کو شیعوں پر تھوپ دیا اور اسے واجب قرار دے دیا جو غلط ہے۔ کیونکہ مذہب جعفریہ میں تقلید صرف معصومینؑ کی کی جاتی ہے غیر معصوم کی تقلید مذہب جعفریہ کے نزدیک حرام ہے۔

۳۔ مجتہدین نے ولایت علیؑ پر حملہ کیا اس کو نماز سے خارج کر دیا اور اذان میں غیر ضروری قرار دے دیا۔ جبکہ ولایت علیؑ مذہب شیعہ کے نزدیک ہر عبادت میں واجب ہے اور ولایت علیؑ ہی دین کی بنیاد ہے۔ اور ولایت کے اقرار کے بغیر ہر عبادت باطل ہے۔

۴۔ بد بخت مجتہد نے عزاداری امام حسینؑ پر حملہ کیا اور عشق امام حسینؑ میں ہونے والے خون کے پرسے کو حرام قرار دیا۔ جبکہ عزاداری حسینؑ ہم شیعوں کی شہ رگ حیات ہے اور دین کی روح ہے اور عشق حسینؑ میں خون کا پرسہ دینا سنت معصومینؑ ہے۔ مجتہدین سنت معصومینؑ کے خلاف فتوے دے کر گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے۔

۵۔ مجتہدین نے دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرنے سے روکنا شروع کر دیا جبکہ مذہب جعفریہ میں تبرا فروع دین کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر شیعہ پر فرض ہے کہ دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرے اور دشمنان پر تبرا کرنا سنت معصومینؑ بھی ہے۔

۶۔ مجتہد معاشرے میں مختلف قسم کی خرافات داخل کرنے کا بھی باعث بنے ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ بے راہ روی کا شکار ہو رہا ہے۔ مجتہدین کی طرف سے معاشرتی اقدار پر حملہ کیا گیا جس کے واضح ثبوت ان کے چند فتووں میں سامنے آتے ہیں جو کچھ اس طرح ہیں (مجتہدین نے خالہ اور پھوپھی سے نکاح جائز قرار دے دیا، حد کے تمام قوانین کو ختم کر کے اسے زنا کی شکل میں تبدیل کر دیا، وطی فی دبر کو حلال قرار دے دیا، خمس کی بے جا اور بے تکی وصولی شروع کر دی، معصومینؑ کے طاہر کرداروں کو اداکاروں اور ڈراموں کی شکل میں پیش کرنے کی اجازت دے دی جو توہین ناموس رسالتؐ کے زمرے میں آتا ہے) اور اس کے علاوہ بھی مجتہدین نے ایسے بہت سارے کفریہ عقائد کو شیعوں میں داخل کر دیا ہے جو اقوال معصومینؑ اور قرآن کی روشنی میں بالکل غلط ہیں۔ ان سب کو جاننے کے لیے ان مجتہدین کی توضیح المسائل اور جدید فقہی مسائل کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے جن کے مطالعے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مجتہدین کا دین قرآن اور سنت معصومینؑ کے منافی ہے اور معاشرے کی بے راہ روی کا ضامن ہے۔

لعنت ہو ہر فتوا باز خمس خور مجتہد اور مجتہدوں کے جاہل مقلدوں پر